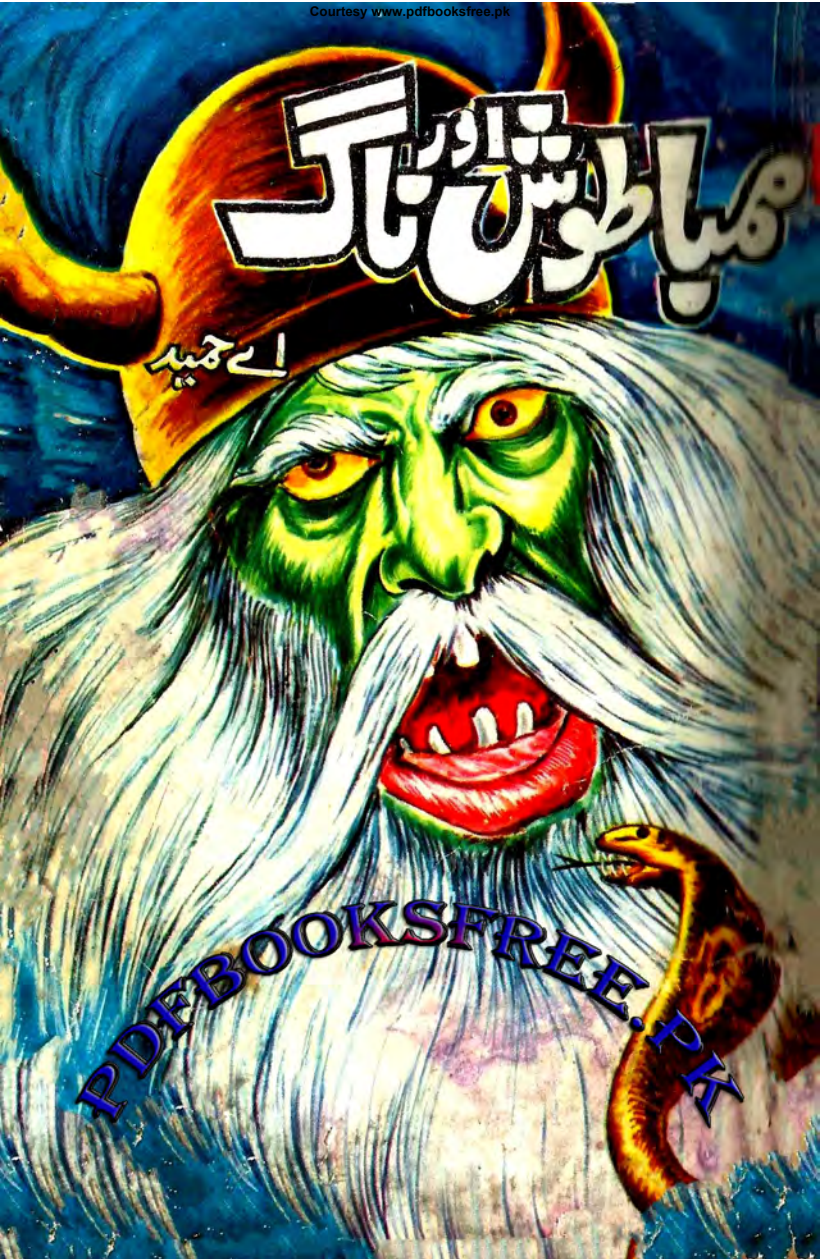
Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مہاطوش اور ناگ

اے حمید



PDFBOOKSFREE.PK

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

نیا صفحہ اقرأ

ناگ، ماریا اور عنبر کی واپسی
کے پانچ ہزار سالہ سفر کی سنسنی خیز داستان

ممباطوش اور ناگ

اے۔ حمید

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ماریا مینا بن گئی

مبا طوش نے خوشی سے قہقہہ لگایا کہ ماریا پس گئی ہو گی۔ اور اس خوشی میں چڑیل بھی شامل تھی ان کو پتہ بھی نہ چلا کہ ماریا ان پتھر کی دیواروں سے نکل کر ایک طرف کھڑی ہو گئی تھی۔ ایک درخت کی آڑ میں۔

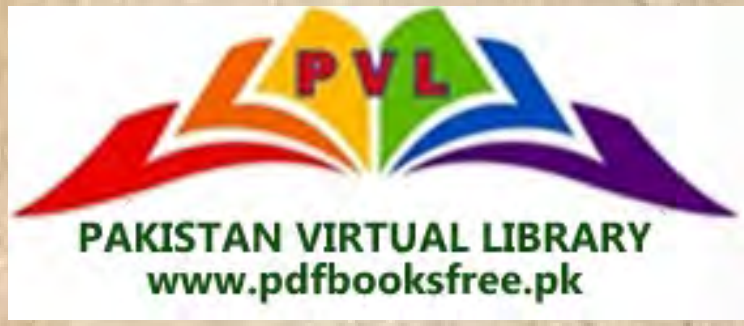
چڑیل نے کہا مبا طوش نکال لاؤ خون اور گوشت کے اس ڈھیر کو دیواروں سے۔

مبا طوش نے اشارہ کیا ایک ایک پتھر علیحدہ ہو کر پھر اپنی جگہ پر واپس چلا گیا۔ لیکن انہیں یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ ماریا وہاں موجود نہیں تھی۔ چڑیل اور مبا طوش نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا اور کہا وہ لڑکی کہاں گئی۔ تب ماریا درخت کی آڑ سے نکل کر سامنے آئی۔ اور کہا

آداب بجا لاتی ہوں حکم ہو تو خود ہی اپنے آپ

سرورق پر دائیں ہاتھ
جلال انور

قیمت : چھ روپے



جملہ حقوق بحق پبلشرز محفوظ
پہلا ایڈیشن :
تعداد : دو ہزار
قیمت :
ناشر مکتبہ اقرأ ۱۳۰/ بی غلام محمد روڈ
طابع : الجمیلہ پرنٹرز، دہلی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کو قتل کر کے پیش کر دوں۔ کیوں کہ یہ جنگ طویل ہوتی جا رہی ہے اور آپ کا قیمتی وقت ضائع ہو رہا ہے۔ مجھے ہلاک کر دینا آپ لوگوں کے بس کی بات نہیں۔

مہا طوش نے کہا لڑکی! تیری یہ شوخی ابھی چیخوں میں تبدیل ہو جائے گی۔ مہا طوش نے پہاڑ کی ایک چوٹی کو اشارہ کیا چوٹی تیزی سے ماریا کی طرف اڑتی ہوئی آئی۔ مہا طوش نے کہا بنا دو اس چھوکری کی قبر۔ پہاڑی تیزی سے ماریا کے سر کے ٹھیک اوپر آ کر نیچے گری لیکن جوں ہی ماریا کے بالکل نزدیک پہنچی صلیب سے ایک روشنی کی کرن نکل کر اس سے ٹکرائی اور پہاڑی پتھروں میں ٹکڑے ٹکڑے ہو کر تمام وادی میں بکھر گئی اور ایک پتھر کا ذرہ بھی ماریا کے جسم کو نہ چھو سکا۔

مہا طوش غصے سے پاگل ہو گیا اس نے ہاتھ سے اشارہ کیا کئی من وزنی لوہے کا ایک گرز اس کے ہاتھ میں آ گیا۔ اور وہ ماریا کی طرف بڑھا کہ مار مار کر اسے ختم کر دے۔ جوں ہی اس نے پوری طاقت سے ماریا کے سر پر وار کیا ماریا وہاں

سے غائب ہو گئی۔ اور کئی من وزنی گرز ایک پتھر پر پڑا۔ جس سے ریزے ریزے ہو گئے ماریا قریب ہی کھڑی قہقہے لگا رہی تھی پھر تو مہا طوش نے پاگلوں کی طرح حملے کرنے شروع کر دیئے۔ ہر دفعہ اس کا وار زمین پر یا پتھر پر پڑتا اور ماریا ہوا میں تحلیل ہو کر غائب ہو جاتی اور بالآخر وہ تھک کر زمین پر گر کر ہانپنے لگا۔ اس کی یہ حالت دیکھ کر کوہستانی چڑیل آگے بڑھی اور اس سے کہا

مہا طوش تیرے تیرکش کے سب تیر ختم ہو گئے اب میری باری ہے۔

ماریا نے کہا آنٹی کیا آپ کو انکل کی اس حالت سے سبق حاصل نہیں ہوا۔

چڑیل نے کہا لڑکی! تمہیں یہ مذاق مہنگا پڑے گا۔ اور ہاتھ سے اشارہ کیا ایک گول چکر فضا سے گھومتے ہوئے نمودار ہوا جس کی دھار تلوار سے زیادہ تیز تھی۔ کیوں کہ وہ کئی تن آور درختوں کے تنوں سے اس طرح گزر گیا جیسے وہ سخت لکڑی کی بجائے گاجر یا مولی ہوں وہ تیزی کے ساتھ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ماریا کے جسم سے بھی اس طرح گزر گیا جیسے وہ کوئی ٹھوس چیز نہ ہو فقط سایہ ہی ہو پہلے تو چڑیل خوش ہوئی لیکن پھر ماریا کو صحیح سالم دیکھ کر اس کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

ماریا نے قہقہہ لگایا تو چڑیل غصے سے سرخ ہو گئی اس نے اشارہ کیا تو ایک کمان اور تیر اس کے ہاتھ میں آ گیا۔

چڑیل نے کچھ پڑھ کر تیر آسمان کی طرف پھینکا جوں ہی وہ تیر نظروں سے غائب ہوا آسمان سے ماریا پر تیروں کی بارش شروع ہو گئی لیکن ایک بھی تیر ماریا کو نہ چھو سکا یہ سلسلہ کچھ عرصہ جاری رہا اور پھر خود بخود ختم ہو گیا۔

چڑیل اور مہا طوش اپنی ناکامی پر پیچ و تاب کھا رہے تھے۔ چڑیل نے سجدے میں جا کر شیطان کو مدد کو لئے پکارتے ہوئے کہا اے بدی کے دیوتا تیرا گلشن ویران ہو رہا ہے ہماری طاقت میں اضافہ فرما پھر جب وہ سجدے سے اٹھی تو اس کی آنکھوں سے آگ روشن تھی۔ اس نے کچھ پڑھ کر زمین پر پھونک ماری۔ ماریا کے پاؤں کے نیچے زمین

اندر کو دھنس گئی۔ لیکن ماریا اندر گرنے کی بجائے ہوا میں معلق ہو گئی۔ اس کے پاؤں کے نیچے زمین نہ تھی لیکن وہ ہوا میں معلق تھی۔

ماریا نے پھر طنز کی آنٹی بڑے انکل بھی آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکے مجھے افسوس ہے برسوں بعد بڑے مزے دار گوشت نصیب ہونے والا تھا۔

چڑیل نے کہا تم نے ہمارے قہر و غضب کو آواز دی ہے۔ حقیر چیونٹی تیرا انجام دیکھ کر ان پہاڑوں کے پتھر بھی آنسو بہائیں گے۔ اور تیری قبر اس وادی سیاہ میں بنے گی۔

ماریا نے چیڑتے ہوئے کہا آنٹی میری قبر بنا دی تو میرا گوشت کیڑوں کی خوراک بن جائے گا پھر تم اور انکل کیا کھاؤ گے۔

چڑیل نے غصے سے کہا کم بخت گوشت تیرا ہم ہی کھائیں گے۔ قبر میں تو تیری ہڈیاں دفنائی جائیں گی۔ یہ قینچی کی طرح چلتی ہوئی زبان ہمیشہ کے لئے بند ہو جائے گی۔ کم ظرف وقتی فتح پر ناز نہ کر تباہی اور بربادی تیرا مقدر لکھی جا چکی ہے جسے مٹایا نہیں جا سکتا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

مہا طوش نے کہا تجھے ہمارا احسان مند ہونا چاہیے ہم نے تجھے زندہ رہنے کی تھوڑی سی مہلت اور دے دی ہے ایک رات اور اس دنیا میں سانس لے لے اور اسے دیکھ لے کل کا سورج تیری موت بن کر آنے والا ہے۔ اس لیے کہ اس وادی سے تو باہر نہیں جا سکتی۔ اس رات کو ہم نے ایسا جاپ کرنا ہے جس کا توڑ سوائے تیری شکست کے اور کچھ نہ ہو گا۔

ماریا نے ہنسی اڑاتے ہوئے کہا کوئی بات نہیں انکل ہمارے لئے تو ہمیشہ سے سورج موت کا پیغام لے کر آتا ہے یہ اور بات ہے کہ سر دشمن ہی جاتے ہیں۔

مہا طوش نے کہا میں تمہارے منہ لگنا نہیں چاہتا پھر چڑیل سے کہا آؤ بہن۔ دونوں غائب ہو گئے۔

دن بھر ماریا بھاگ دوڑ کر کے اس وادی سے نکلنے کی کوشش کرتی رہی لیکن اسے کوئی راستہ باہر جانے کا نہ مل سکا ہر دفعہ زمین سمٹ جاتی اور ماریا وہیں پہنچ جاتی جہاں سے

چلی تھی۔ آخر تھک کر وہ سمجھ گئی کہ جب تک ان دونوں مہا طوش اور کوہستانی چڑیل کا طلسم نہ ٹوٹے گا یہ ممکن نہ ہو گا شاید اسی میں بہتری ہے۔ اور قدرت مجھ سے کوئی کام لینا چاہتی ہے۔

دوسری طرف رات بھر مہا طوش اور چڑیل نے جاپ کئے۔ یہاں تک کہ دن چڑھ آیا اور تب جا کر ان کو آواز آئی ارنے بھینسے کی قربانی دو جو سیاہ رنگ کا ہو اس کے خون سے غسل کرو اور گوشت دیوتاؤں کے لئے کالے پہاڑ کی چوٹی پر چھوڑ آؤ اگر دیوتاؤں نے تمہاری قربانی قبول کر لی تو پھر فتح تمہاری ہی ہو گی۔

مہا طوش اور چڑیل نے اپنے جادو کے زور سے دو سیاہ بھینسے قریب کی آبادی سے حاصل کئے۔ دیوتاؤں کے نام پر قربانی دی اور دونوں نے ان کے خون سے غسل کیا اور پھر ان کا گوشت کوہ سیاہ کی بلند چوٹی پر لا کر رکھ دیا۔ اور خود نیچے آ کر دیوتاؤں کی آمد کے منتظر رہے۔

تھوڑی ہی دیر کے بعد آسمان پر دو سیاہ چمگادڑیں ہاتھی کے قد کے برابر نمودار ہوئیں انہوں نے وادی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سیاہ کا چکر لگایا مبا طوش اور چڑیل دونوں کا دل دھڑک رہا تھا دیکھیں قربانی منظور ہوتی بھی ہے کہ نہیں۔ تب دونوں چنگاڑ پہاڑ کی چوٹی پر آئیں اور اپنے پنجوں میں بھینسے کا گوشت لے کر اڑ گئیں اور پھر نظروں سے غائب ہو گئیں۔

مبا طوش اور چڑیل دونوں خوش ہو گئے اور ان کا سر فخر سے اونچا ہو گیا۔ تب پھر زمین سے آواز آئی۔ اس لڑکی کو موت نہیں آ سکتی تم لوگ صرف اس کی آزادی چھین کر اس کی شکل تبدیل کر سکتے ہو۔ دونوں کو بہت مایوسی ہوئی۔

چڑیل نے کہا تو میں اسے کیتا بنا دوں گی لیکن مبا طوش نے کہا نہیں میں اسے پنجرے میں بند کر کے ہر وقت اپنے پاس رکھوں گا۔ تاکہ اسے بار بار گھڑی گھڑی ذلیل کر سکوں بھوکا رکھ سکوں پیاسا رکھ کر سزا دے سکوں کیتا بن کر یہ ہماری نظروں سے اوجھل نہیں رہے گی۔ چڑیل نے کہا جیسے تمہاری مرضی ہے۔

دوسری طرف ماریا پانی کی تلاش میں چلی آ رہی تھی۔ کہ صلیب مقدس کی زنجیری ٹوٹ

گئی اور صلیب زمین کی دراڑ میں گری اور زمین نے اسے نگل لیا۔ ماریا کا دل بجھ گیا اور اسے یقین ہو گیا کہ وہ کسی مصیبت کا شکار ہونے والی ہے اس کی بھوک اور پیاس ختم ہو گئی۔ اور وہ سوگوار ہو کر ایک پتھر پر بیٹھ گئی۔ ابھی وہ سوچوں کے سمندر میں ہی گم تھی۔ کہ اسے خوف ناک قسم کے قہقہے نے اپنی طرف متوجہ کر لیا۔ مبا طوش اور کوہستانی چڑیل اس کی بے بسی پر ہنس رہے تھے۔

مبا طوش نے کہا گستاخ لڑکی! اب وہ وقت آ گیا ہے۔ کہ ہم تجھے تیری گستاخی کی سزا دیں۔ دیوتاؤں نے ہماری قربانی قبول کر لی ہے اور اب ہمارے اندر جادوئی طاقتیں کا سمندر موجیں مار رہا ہے۔ سوچا تھا تیرے گوشت کے کباب اور تکے بہت لذیذ ہوں گے اور جی بھر کے کھائیں گے لیکن نہ جانے دیوتاؤں کو تجھ پر رحم کیوں آ گیا ہے وہ تجھے زندہ رکھنے چاہتے ہیں اور ہم مجبور ہیں کہ تمہیں زندہ رکھتے ہوئے ایسی سزا دیں۔ کہ تم دوسروں کے لئے مقام عبرت

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بن جاؤ۔

ماریا خاموشی سے سن رہی تھی اور اس کے کوئی جواب بھی نہ دیا تب چرٹیل نے طنز کرتے ہوئے کہا قینچی کی طرح چلتی ہوئی زبان خاموش کیوں ہو گئی ہے۔ کیا زبان پر آبلے پڑ گئے ہیں؟ پھر دانت پیس کر کہا۔

آفت کی پڑیا اپنے انکل اور آنٹی سے بات نہیں کرو گی۔

میا طوش نے طنز کی بھتیجی نے شکایت کی تھی کہ ہمارے سر سے درختوں کا سایہ بھی چھین لیا ہے۔ ہمیں اس بات کا احساس ہے ہم اپنی بھتیجی کے سر پہ ایسا سایہ کر دیں گے کہ عمر بھر اس سائے سے آزاد نہ ہو سکے گی۔ تمہاری آنٹی تمہیں کیتا بنانا چاہتی تھی۔ لیکن میں نے کہا نہیں بھئی کتوں کے بھونکنے کی آواز مجھے بہت بری معلوم ہوتی ہے ایسی میٹھی آواز والی لڑکی کو مینا کی صورت ہونا چاہیئے تاکہ تنہائی میں اپنے پنجرے سے باتیں بھی کر سکے۔ اور پھر بھتیجی کی شایان شان اس کا پنجرہ بھی ہونا چاہیئے۔

اس نے ہاتھ سے اشارہ کیا ایک نہایت خوبصورت سونے کا پنجرہ اس کے ہاتھ میں آ گیا۔ منی یہ پنجرہ تمہیں ضرور پسند آئے گا۔

ماریا نے پہلی مرتبہ پھیکی سی مسکراہٹ سے کہا یہ سب وقتی خوشی ہے اور میں تمہارا دل بھی توڑنا نہیں چاہتی پہلے ہی آپ لوگ کافی زحمت اٹھا چکے ہیں۔ کچھ دن خوش ہو لیں تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن میں آج دونوں کو بتا دوں آخر تم دونوں کا یہ انجام ہو گا کہ تم میرے گوشت کے کباب کھانے چاہتے ہو لیکن تمہارے گوشت سے اس وادی کے کیڑے مکوڑے کافی عرصہ تک سیر ہوتے رہیں گے۔ اور اس وادی تاریک میں تم دونوں کی ہڈیاں کیے ڈھانچے عبرت کا سامان بن کر سڑتے رہیں گے۔ اور زمین کی مٹی بھی انہیں چاٹنا پسند نہیں کرے گی۔

میا طوش نے غصے سے کہا بد زبان بن جا مینا اور پھر ہاتھ کا اشارہ کیا ماریا مینا بن گئی۔ میا طوش اور چرٹیل نے قہقہہ لگایا۔

میا طوش نے کہا بھتیجی اب میرے ہاتھ پر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چلی آؤ۔

مینا اُڑ کر مہا طوش کے ہاتھ پر چلی آئی۔ اس نے گردن پر ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا جی تو چاہتا ہے اسے گھونٹ دوں مگر میں دیوتاؤں کو ناراض کرنا نہیں چاہتا۔ جا اس پنجرے کے اندر بند ہو جا۔ مینا پنجرے کے اندر بند ہو گئی۔ ایک دفعہ پھر کوہستانی چڑیل اور مہا طوش نے قہقہہ لگایا۔ اور کہا تجھے دیکھ کر ہمیشہ میرے دل میں بھائی کا انتقام زندہ رہے گا۔ اور میں دیوتاؤں کو راضی کر لوں گا کہ تجھے ہماری خوراک بننے کی اجازت دے دیں۔

کوہستانی چڑیل نے کہا مجھے بھی اس دن کا انتظار رہے گا۔ مہا طوش اس نے گوشت کی دعوت پر مجھے بھول نہ جانا۔ کیوں کہ اس شکار پر میرا بھی کچھ حق ہے۔

مینا نے کہا آپ فکر نہ کریں آنٹی آپ بھی کوئی بھولنے والی شے ہیں فکر نہ کریں دونوں کا انجام ساتھ ہی ہو گا۔

چڑیل نے غصے سے کہا خاموش رہ کیتا اور مینا نے پنجرے کے اندر ایک قہقہہ لگایا۔

خزانہ تباہ ہو گیا

لاہوت اور اس کے ساتھیوں کی موت کے بعد ناگ نے ہرن کی کھال پر بنا ہوا خزانے کا نقشہ آگ میں جلا دیا۔ اور اس کی راکھ اُڑا دی۔

فرعون سیمی رامس نے ناگ سے کہا۔ زندہ انسانوں میں اب صرف تم ہی اس خزانے سے واقف ہو۔ مجھے خوشی ہے کہ تم کوئی لالچی آدمی نہیں ہو۔ ورنہ تمہاری زندگی کا چراغ بھی گل کر دیا جاتا۔ میرے بچے! جتنا خزانہ تم اُٹھا سکتے ہو لے جاؤ۔ کیوں کہ اس کے بعد شاید تم بھی یہاں نہ پہنچ سکو۔ تمہارے جانے کے بعد اس خزانے کی چھت زمین سے آ لگے گی۔ اور فرعونوں کی دولت فرعونوں کے ساتھ ہی دفن ہو جائے گی۔ ہماری روحیں اب آرام کی نیند چاہتی ہیں ایک ایسی نیند جس سے پھر کبھی کوئی بیدار نہیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوتا۔ کیوں کہ ہماری روحیں اس نقشے کی وجہ سے قید تھیں۔ اس نقشے میں جسے تم نے جلا دیا ہے

ناگ نے کہا اے میرے بزرگ! یہ دولت میرے کسی بھی کام کی نہیں میں تو خود کئی ہزار سال سے زندگی کی سزا بھگت رہا ہوں۔ میری زندگی لعب و لاپچ سے پاک ہے۔ مجھے نہ تو محلات چاہئیں رہنے کے لئے اور نہ ہی عیش و عشرت کے سامان۔ میں تو تاریخ کے ساتھ ساتھ زمانے کی صورت سے ہوں۔ جو کبھی کسی دور اور کبھی کسی دور میں گھومتا رہتا ہے۔ میں انسانی زندگی کی برائیوں کے خلاف جہاد کرتا رہتا ہوں۔ موتی میرے مقدر میں نہیں ہے پھر دولت کا میری دنیا میں کوئی بھی مصرف نہیں یہ دولت تمہاری ہے تم ہی کو مبارک ہو۔ پھر ناگ پرندہ بن کر تہ خانے سے اڑ گیا ابھی وہ باہر ہی آیا تھا۔ کہ اس نے اپنے پیچھے چھت گرنے کی آواز سنی۔ اور وہ سمجھ گیا فرعونوں کا خزانہ ہمیشہ کے لئے ان کے ساتھ ہی دفن ہو گیا اسے خوشی تھی کہ اب ان کی روحیں سکون کی نیند سو

جائیں گی۔

ناگ اڑتے اڑتے اسی جن کے نخلستان پر کچھ دیر ستانے کے لئے اس مقام پر اتر گیا تھا۔ پانی کے چشمے کو دیکھ کر اس کا دل چاہا کہ پانی پیئے لیکن فوراً ہی خیال آ گیا کہ جن کی اجازت کے بغیر پانی نہیں پینا چاہیے۔ لال لال انگوروں کے گچھوں کو دیکھ کر اس کے منہ میں پانی بھر آیا۔ لیکن اس نے اپنی طبیعت پر جبر کیا۔ پانی کے لئے اسے واقعی ضرورت تھی کیوں کہ اس کا حلق سوکھ رہا تھا اور آگے کئی میل پانی ملنے کی امید نہ تھی کیونکہ یہ راستہ اس کا دیکھا تھا۔ وہ اسی سوچ میں بیٹھا تھا کہ اس کے پاؤں تلے کی زمین ہلنے لگی وہ سمجھا شاید زلزلہ آ رہا ہے۔ پھر ہر سو گلاب کی خوشبو پھیل گئی۔ ایک دھواں سا اڑتا ہوا اس کے سامنے آیا اور اس دھوئیں نے ایک بیوے کی شکل اختیار کر لی جب یہ واضح ہوا تو ناگ کے سامنے جن کھڑا تھا۔

جن نے ناگ سے کہا وادی رنیل کے بیٹے!

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جن سلیمان تجھے خوش آمدید کہتا ہے۔ اس سے پہلے بھی تیرے قدموں نے اس زمین نے نوازا ہے لیکن تیرے ساتھ لالچی، دغاباز اور ریا کار لوگ شامل تھے۔ جن کے لئے یہاں قدم رکھنے کی ممانعت بھی ہے میں خوش ہوں کہ تجھ جیسے نیک آدمی نے مجھے میزبانی کا شرف بخشا ہے۔

ناگ نے سلیمان جن کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ اجازت ہو تو آپ کے چشمے سے پانی پی لوں

سلیمان نے کہا میرے بھائی آپ کی تواضع میرا فرض ہے۔ مجھے خدمت کا موقع دیں۔

جن نے ہاتھ سے اشارہ کیا سنی درخت جھک کر پاس آ گئے۔ جن نے نہایت عمدہ اور پکے ہوئے ہوئے پھل توڑ لئے پھر اشارہ کیا جن میں سب چیزیں پھل، شہد، پنیر اور دودھ سجا سجایا ایک بڑے تھال میں آ گیا۔ ساتھ پانی کی ایک نفیس صراحی بھی تھی۔ تب سلیمان جن نے کہا ناگ بھائی بسم اللہ کرو۔

ناگ نے شکریہ ادا کرتے ہوئے شکم سیر ہو کر کھانا کھایا۔ اور پانی پیا۔ کھانے سے فارغ ہو کر

سلیمان جن نے ناگ سے کہا اب آپ کا ارادہ کدھر جانے کا ہے۔

ناگ نے ٹھنڈی سانس بھر کے کہا بھائی سلیمان ہر تقدیر لے جائے دراصل میں اپنے بھائی عنبر ریا کے لئے بہت پریشان ہوں نہ جانے کن حالات سے دوچار ہیں اُن سے بچھڑے کافی عرصہ ہو گیا ہے۔ اور اب تنہا اداس ہو گیا ہوں۔

سلیمان نے کہا کہ یہ کون سی بڑی بات ہے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں اس کے قریب ہوئے چشمے کے پانی کی طرف اشارہ کیا۔ شیشے کی طرح سے جم گیا پھر جو اشارہ کیا ناگ نے دیکھا۔ پھولوں والے ایک بڑے سے درخت کے نیچے عنبر پھول پری بند کلی اس کے اور بھائی سے الوداع کہہ رہا ہے اور اس داد پر پھول پری کا شکریہ ادا کر رہا ہے۔

ناگ نے کہا یہ علاقہ کہاں ہے؟

سلیمان نے کہا یہ ہندوستان کا علاقہ ہے۔ کوہ ہمالیہ کی ایک وادی۔ پھر اس نے اشارہ کیا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یہ منظر پانی کی سطح سے غائب ہو گیا پھر دوبارہ جو اشارہ کیا تو کوہِ سیاہ کی ایک غار کا منظر تھا جہاں بھیانک جادوگر ممبا طوش پڑا خراٹے لے رہا تھا اور اس کے سرہانے پنجرے میں بند مینا بنی ہوئی تھی۔ ناگ دیکھ کر پریشان ہو گیا اور پوچھا

بھائی سلیمان! یہ کون سا مقام ہے

سلیمان نے جواب دیا ناگ یہ انگلستان کے ایک شہر لارڈ کا جنوبی علاقہ ہے جسے وادیِ سیاہ بھی کہتے ہیں یہ اسی پہاڑ کی ایک غار ہے۔

ناگ نے کہا تو بھائی مجھے اجازت دو۔ کئی میلوں کا سفر کر کے مجھے بہن کی مدد کو پہنچنا ہے۔

سلیمان نے کہا ناگ تم مصر میں ہو اور انگلستان کا یہ علاقہ کافی دور ہے۔ تمہاری بہن کو جلدی تمہاری امداد کی ضرورت ہے۔ ممبا طوش اور کوہستانی چڑیل اس علاقے کے مالک و مختار ہیں اور بہت بڑے جادوگر ہیں۔ یہ ایک تعویز ہے اسے اپنے گلے میں ڈال لو۔ تم ہر قسم کے جادو سے محفوظ

ہو گئے۔ یہ مجھے جان سے بھی پیارا ہے اور میرے بزرگوں کا تحفہ ہے ان جادوگروں سے پنٹ لینے کے بعد اسے ہوا میں اچھال دینا۔ خود بخود میرے پاس آجائے گا۔

ناگ نے شکریہ ادا کر کے تعویز لے لیا تب سلیمان نے اپنا مصلّیٰ زمین پر بچھا کر کہا اس پر بیٹھ جاؤ یہ مہینوں کا سفر لمحوں میں کر کے تمہیں کوہِ سیاہ کے دامن میں پہنچا دے گا۔ اُتر جانے کے بعد یہ خود بخود واپس آجائے گا۔

ناگ نے کہا تو پھر مجھے اجازت ہے۔

سلیمان نے کہا اپنے بھائی عنبر اور ماریا کو میرا سلام دینا جب کبھی تم تینوں کا گزر ادھر سے ہو تو مجھے اپنی میزبانی کا شرف ضرور بخشنا کیوں کہ نیک اور بے غرض لوگوں کی خدمت کرنا بہت بڑی عبادت ہے

ناگ مصلّے پر بیٹھ گیا اور مصلّیٰ ہوا میں اوپر اُٹھا اور آندھی طوفان کی طرح ایک سمت روانہ ہو گیا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنبر پتھر کا بت بن گیا

دوسری طرف زور نامی پری جو کالے دیو کی بہ
بنی ہوئی تھی، کے رقص و نغمے سے ہوش میں آ کر
اندر نے کالے دیو کی خطا معاف کر دی اور اسے
دوبارہ پرستان میں داخلے کی اجازت دے دی
لیکن مشیر خاص کا عہدہ اس سے ہمیشہ کے لئے لے کر
لال دیو کو دے دیا گیا۔ پرستان میں کالے دیو
کی بے انتہا عزت اور وقار اس وجہ سے تھا کہ
وہ راجا اندر کا مشیر خاص ہے لہٰذا یہ عہدہ
چھن جانے کا اسے بے حد دکھ ہوا اور وہ
اس کا تمام تر ذمہ دار عنبر کو سمجھتا تھا کہ سب
آفت اسی کی لائی ہوئی ہے۔ اسے یہ بھی علم ہو گیا
تھا۔ کہ عنبر بھی نیلم پری کی سفارش سے انسان بن
گیا تھا۔ اور آج کل ہندوستان میں ہے وہ دن رات
انتقام کی آگ میں جل رہا تھا۔ اسی وجہ سے کئی دفعہ

اس کی نیلم پری سے بھی لڑائی ہو چکی تھی۔ پرستان
میں اس کی عزت کا جنازہ اُٹھ چکا تھا۔ اسے یاد آیا
کہ ایک مصیبت میں اس نے ہندوستان کے مشہور
جادوگر سانگلاور کی مدد کی تھی لہٰذا ایک روز اس
نے پرستان کو خیر باد کہہ دیا اور اڑتا ہوا ناگا پربت
کی چوٹی میں پہنچ گیا۔ جہاں جادوگر نے اپنے زور سے
حکومت قائم کر رکھی تھی۔ جلدی ہی اس کے بھوتوں
نے کالا دیو کو اپنے آقا کے پاس پہنچا دیا جس کا
تمام جادو کے ایک اژدہے کے پیٹ میں تھا۔ لہٰذا
سانگلاور کے بھوت اسے اژدہے کے پیٹ میں
لے گئے۔ جو ناگا پربت پہاڑ کی ایک بہت بڑی چٹان
پر پڑا تھا۔

سانگلاور کالے دیو کو دیکھ کر بہت خوش ہوا اور
اس کی بڑی خاطر تواضع کی۔ انواع اقسام کے کھانے چن
دیئے گئے۔ جن میں تمام نیل گائے، بارہ سنگھے، ہرن
اور جنگلی سور بھنے ہوئے موجود تھے۔ کالے دیو نے
خوب پیٹ بھر کر اس لذیذ گوشت کی دعوت اڑائی
یہ اژدھا اتنا بڑا تھا۔ کہ اس کے پیٹ کا اندرونی حصہ
کسی بہت بڑی حویلی کے برابر تھا۔ اس کھانے پینے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں رات بیت گئی کالا دیو بات کا موقع ڈھونڈ رہا تھا۔ کہ خود سانگلاور نے ہی پوچھ لیا۔

میرے مہتر عرصہ دراز کے بعد تم پدھارے ہو کوئی اچھیا ہو تو بیان کرو۔

تب کالے دیو نے عنبر والا سارا قصہ دہرا دیا۔ جسے سن کر سانگلاور غصے سے لال پیلا ہو گیا اور اس نے کہا ایک آدم زاد کی یہ ہمت کہ وہ دیو زادے کے منہ آئے۔ پھر اس کے جس کا یار سانگلاور جیسا جہان طاقتوں کا مالک ہو وہ جہاں کہیں بھی ہو گا۔ اسے کچل دیا جائے گا۔

تب کالے دیو نے کہا دوست تم اسے حقیر سمجھ رہے ہو۔ ایسا نہیں ہے جو انسان پرستان میں پہنچ کر اندر کی سبھا تک پہنچ سکتا ہے اور پھر اس کے عتاب سے پتھر بن جانے کے بعد مجھ سے بھی پہلے انسان میں تبدیل ہو کر زندہ پھر رہا ہے۔ کوئی شہ زور ہو گا۔ پھر ویسے بھی دشمن کو کمزور نہیں سمجھنا چاہیے تم پہلے معلوم کرو وہ اس وقت کہاں ہے۔

سانگلاور نے اشارہ کیا ایک چڑیل زمین سے

نمودار ہوئی۔ سانگلاور نے اپنے تیز ناخنوں سے اس کا پیٹ پھاڑ ڈالا اور اس کی آنتیں باہر پھینک دیں پھر اس خلا میں ہاتھ سے اشارہ کیا۔ چڑیل کے پیٹ میں عنبر نظر آیا جو ایک ندی کے قریب ہی بیٹھا ہوا تھا۔

کالے دیو نے دیکھ کر کہا یہی ہے میرے دوست وہ دشمن جس نے میری راتوں کی نیند حرام کر رکھی ہے۔

سانگلاور نے قہقہہ لگایا اور کہا تم جیسے جہان دیو جب اس زمین پر رینگنے والے کیڑے کو دیو کہہ کر پکارتے ہیں تو مجھے شرم آتی ہے۔ ابھی اسی وقت تمہارے اس دشمن کو تمہارے سامنے پیش کرتا ہوں۔ پھر سانگلاور نے اشارہ کیا تو ایک موٹی سی رسی نمودار ہوئی۔ اس نے کہا جا ندی کے پاس بیٹھے عنبر نامی شخص کو باندھ کر میرے حوالے کر دے۔ رسی غائب ہو گئی۔ عنبر ندی کے کنارے تیرتی ہوئی مچھلیوں کو دیکھ رہا تھا کہ اچانک ایک رسی آ کر اس کے جسم سے لپٹ گئی اور اس کے ہاتھ پاؤں بندھ گئے۔ عنبر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نے حیران ہو کر دیکھا آس پاس کوئی بھی موجود نہ
وہ سمجھ گیا پھر کوئی نئی مصیبت رسّی بن کر گلے پڑ
رہی ہے۔ اس نے اپنی طاقت سے زور لگا
کر اس رسی کے کئی ٹکڑے کر دیئے یہ رسّی کے
ٹکڑے فضا میں اُڑ کر غائب ہو گئے۔ سانگلاور کالے
دیو کے ساتھ بیٹھا انتظار کر رہا تھا۔ کہ رسّی کئی
حصّوں میں ٹوٹی ہوئی اس کے قدموں میں آن گری
کالے دیو نے طنزیہ مسکرا کر سانگلاور کی
طرف دیکھا۔

سانگلاور اپنی توہین کے خیال سے غصّے میں
کانپنے لگا۔ اس نے کوئی منتر پڑھ کر پھونکا ایک
عجیب الخلقت قسم کی بلا نمودار ہوئی۔ جس کے آٹھ
پاؤں اور آٹھ ہاتھ تھے۔ شکل گینڈے کی طرح
تھی۔ ماتھے پر ایک لمبا سینگ تھا۔ اور بھیڑیوں
کی طرح دانت تھے۔ اس کا قد کئی فٹ اونچا تھا
جس کی وجہ سے اس کا سر چھت سے لگ
رہا تھا۔

سنگلاور نے غصّے سے کہا دھمبا ابھی جا اور
کاشی ندی کے کنارے بیٹھے ہوئے عنبر نامی آدمی

کو اُٹھا کر لے آ۔

دھمبا نے غراہٹ میں کچھ جواب دیا جسے صرف
سنگلاور ہی سمجھ سکا اور پھر یہ بلا وہاں سے غائب
ہو گئی۔

عنبر کسی سوچ بچار میں گم تھا۔ اور اس
کی سوچ کا محور جادوئی رسی ہی تھی کہ سامنے
سے ایک خونخوار بلا کو دیکھ کر چونک پڑا بلا نے
اسے اٹھا کر کندھے پر بٹھا دیا۔ اور ہوا میں
بلند ہو گئی۔ عنبر نے سوچا یہ رسّی کے بعد دوسرا
وار ہے۔ اس نے دیکھا یہ بلا اسے لے کر ایک
اژدھے کے منہ میں داخل ہو گئی اندر کالے دیو
کو دیکھ کر اس کا ماتھا ٹھنکا کہ ضرور یہ اسی
کی حرکت ہے۔ پاس ہی ایک نہایت مکروہ اور
غلیظ قسم کا جانور نما انسان بیٹھا تھا۔ بلا نے اس
کے سامنے عنبر کو پھینک دیا۔

سانگلاور نے عنبر کو دیکھ کر قہقہہ لگایا اور
کالے دیو سے کہا

میرے یار یہ ہے وہ حقیر کیڑا جس کی شکتی
سے مجھے ڈرا رہے تھے۔ میرے ایک معمولی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کیوں ماریا ٹھیک ہے نا ویسے بھی بھائی بہن دونوں کو ساتھ ہی رہنا چاہیئے۔

مینا نے کہا مبا طوش اپنی خیر منا موت تیرے دروازے سے تیرے گھر میں داخل ہو گئی ہے۔

مبا طوش نے زبردست قہقہہ لگایا اور کہا تم بھی تو موت ہی بن کر آئی تھیں اب اپنی زندگی کے لیے ترستی پھڑکتی پھر رہی ہو، بھائی کو طوطے کے روپ میں دیکھنا پسند نہیں تو اسے کچھ اور بنا دیتے ہیں۔

ناگ نے کہا مبا طوش اپنے بھائی کی تباہی سے تجھے سبق لینا چاہیئے بہتر ہے ماریا کو اس کی اصلی حالت میں یہاں سے جانے دے کیوں کہ ہم نے کبھی بھی خواہ مخواہ کی دشمنی مول نہیں لی۔ تیرے بھائی نے بھی ہمیں مار ڈالنا چاہا۔ بدی کی طاقت بن کر ہم سے ٹکرانا چاہا۔ اور حق کی تلوار سے ختم ہو گیا۔ اب تم انتقام کی خاطر اپنی جان کیوں گنوانا چاہتے ہو۔ یاد رکھ تیرا جادو مجھ پر نہیں چل سکتا اپنی طاقت مت ضائع کر۔

مبا طوش غصے میں آ گیا اور اس نے ہاتھ سے

اشارہ کیا اور ایک بہت بڑا تیل کا کڑاہا سامنے آ گیا جس میں تیل کھول رہا تھا۔ مبا طوش نے پھڑپھڑاتی ہوئی ایک چمگادڑ کو پکڑ کر اس میں ڈال دیا جو گرتے ہی جل کر راکھ ہو گئی تیل اس قدر اُبلتا ہوا تھا کہ چمگادڑ کا جسم تیل سے لگتے ہی سیاہ ہو کر کوئلہ بن گیا پھر اس نے فخر سے ناگ کی طرف دیکھا۔

ماریا قدرے پریشان نظر آنے لگا کیوں کہ وہ جانتی تھی کہ ناگ کے پاس سوائے اپنی ہیئت بدل لینے کے اور کوئی جادوئی طاقت نہ تھی۔ لیکن ناگ کے ہونٹوں پہ ایک طنزیہ مسکراہٹ تھی۔ جسے دیکھ کر مبا طوش اور آگ بگولہ ہو گیا۔ اس نے اپنا ہاتھ جھٹک دیا اور زمین سے دو بن مانس نمودار ہوئے جو نہایت قد آور تھے۔ اور جھک کر مبا طوش سے اپنی زبان میں کچھ کہا۔ مبا طوش نے اشارہ کیا اسے اٹھا کر اس کڑاہے میں پھینک دو۔

دونوں بن مانس آگے بڑھے اور انہوں نے ناگ کر دائیں اور بائیں بازو سے پکڑ لیا۔ ماریا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کا دل پنجرے میں دھڑکنے لگا اور اس نے چیخ کر کہا۔

بھائی ناگ پرند بن کر اُڑ جاؤ یا ناگ بن کر ان کو ڈس لو۔ مگر ناگ نے انتہائی اطمینان سے ساتھ کہا۔

ماریا بہن! فکر نہ کرو اسے اپنی طاقت آزما لینے دو جس پر اسے بڑا غرور اور فخر ہے خدا نے چاہا تو اس کا غرور بھی خاک میں ہی مل جائیگا

مہا طوش نے کہا۔ سؤر کے بچو! پھینک دو اسے۔

بن مانسوں نے ایک پھول کی طرح ناگ کو اُٹھا کر کڑاہے میں پھینک دیا۔

ناگ اس لیئے بے فکر تھا کہ اس کے گلے میں سلیمان جن کا تعویذ تھا۔ جس پر کوئی جادو اثر نہیں کرتا اور ماریا کو اس کا علم نہ تھا۔ اس نے ایک چیخ کے ساتھ ہی اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ لیکن مہا طوش کو یہ دیکھ کر حیرت ہوئی، کہ کھولتا ہوا تیل پھولوں میں تبدیل ہو گیا۔

ناگ نے کہا۔ دیکھ لے شیطان نمرود تو نے

نمرود کے نقشِ قدم پر چل کر مجھے تیل میں جلانا چاہا لیکن ابراہیم علیہ السلام کے خدا نے میرے لیئے اس آگ کو گلزار بنا دیا۔

ماریا نے حیرت اور خوشی کے ملے جُلے جذبات کے ساتھ ناگ کو دیکھا جو پھولوں سے بھرے ہوئے کڑاہے پر اس طرح بیٹھا تھا۔ جیسے کوئی پھولوں کی سیج پر بیٹھا ہو پھر ماریا نے کہا۔

مہا طوش ڈر اس خدا سے جس نے تجھ سے پہلے نمرود اور پھر فرعون کو تباہ کر دیا۔ کر ڈالا وہ حق کو مٹانا چاہتے تھے اور خود ہی حروف غلط کی طرح مٹ گئے۔

مہا طوش نے کہا شہنشاہ ظلمات کی قسم! بدی کا خدا میرے ساتھ ہے۔ اور وہ اس ظلمات میں حق کی کوئی بھی کرن گزر کر تم تک نہیں آنے دے گا۔ موت کا سیاہ کفن تمہیں اپنی آغوش میں گم کرے گا۔ تم نے میرے قہر کو آواز دی ہے اب اپنے بھائی کو صفحہ ہستی سے مٹتا ہوا بھی دیکھ لو۔

اس نے ایک منتر پڑھا اور دونوں ہاتھوں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سے اشارہ کیا۔ انگلیوں سے شرارے نکل کر زمین پر پڑے۔ اور دو نہایت ہی کریہہ صورت کی بلائیں جو کافی مضبوط اور جثہ اور قوی ہیکل تھیں۔ سامنے حاضر ہو گئیں ان کے سر غار کی چھت سے لگ رہے تھے۔ بازو نہایت مضبوط اور لمبے تھے۔ وہ ایک بڑا سا کڑی چیر نے کا آرا پکڑے ہوئے تھے۔ جس کے دندانے کافی لمبے تھے اور اس کا ایک سرا ایک اور دوسرا سرا دوسرے کے ہاتھ میں تھا۔ مبا طوش نے فخر سے ناگ کی طرف دیکھا اور کہا۔

نادان انسان اب بھی وقت ہے۔ شہنشاہ ظلمات کو سجدہ کر دے اور اسے رب مان لے میں تیری خطا کو معاف کر دوں گا۔ اپنا سر اس کے سامنے جھکا دے۔

ناگ نے کہا نادان! جو سر خداوند ذوالجلال اور وحدہٗ لا شریک کے سامنے جھکتا ہو وہ شیطان پر لاحول تو پڑھ سکتا ہے۔ جھک نہیں سکتا۔ خدا کی نافرمانی کرنے والے پر لعنت تو بھیج سکتا ہے اس کی تعظیم نہیں کر سکتا۔ خداوند ذوالجلال نے جسے

سجدہ نہ کرنے کے جرم میں شیطان کے گلے میں لعنت کا طوق ڈال دیا تھا۔ پھر بھلا اس راندۂ درگاہ کو میں سجدہ کیسے کر سکتا ہوں

مبا طوش نے طیش میں آ کر کہا نہ کیا دیکھتے ہو تم ہمارے خدا کی شان میں گستاخی کر رہا ہے چیر کر رکھ دو اسے۔

پھر دونوں بلاؤں نے پوری طاقت سے ناگ کے جسم پر آرا چلانا شروع کر دیا۔ لیکن اس کے تیز اور چمک دار دندے ناگ کے جسم سے اس طرح پھسل رہے تھے۔ جیسے وہ گوشت پر نہیں کسی فولاد پر چل رہے ہوں۔

سلیمان جن کے تعویز سے ایک پتلی سی نور کی لکیر ان پر پڑھ رہی تھی۔ اور وہ سخت لوہے کے بنے ہوئے دندانے موم کی طرح مڑ گئے تھے اور زمین پر بکھر گئے۔

مبا طوش نے غصے سے اپنا پاؤں زمین پر مارا۔ ماریا نے بینا کے روپ میں قہقہہ لگایا اور ناگ نے کہا

دیکھ لے شیطان کے جانشین یہ وہی لوہا ہے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جس کی چھری کی تیز دھار نے حضرت اسماعیل علیہ السلام
کے گلے پر چلنے سے انکار کر دیا تھا۔
جبا طوش نے غصے میں لال پیلا ہو کر دیکھا اور
کہا زمین پر رینگنے والے کیڑے میں تیری
گستاخ زبان ابھی جلا کر راکھ کر دوں گا۔ میرے
غیض و غضب کی بجلیاں مٹی کے بنے ہوئے اس
جسم کو جلا کر راکھ کر دے گی۔ پھر اس نے کچھ
منتر پڑھا اور ہاتھ چھت کی طرف بلند کیا کے کہا
بجلیوں جلدی آؤ اور اس حقیر جسم کو جلا کر راکھ کر
دو۔ اسی وقت ایک زبردست گڑگڑاہٹ کے ساتھ
بجلی پہاڑ کو کاٹتی ہوئی چھت سے پوری آب و تاب
کے ساتھ اندر آئی اور ناگ کے جسم پر گری تھوڑی
دیر کے لیے ناگ کا جسم نور کے ہالے کی طرح
روشن ہوا۔ اور پھر اپنی اصلی حالت میں آ گیا۔ بجلی
دوبارہ کڑکتی ہوئی غار کا چکر لگا کر آئی اور ناگ
پر گری اس دفعہ بھی پہلے کی طرح اس کا جسم
روشن ہوا۔ اور اس میں سے گزر گئے۔ لیکن اسے
جلا نہ سکی۔
جبا طوش کے منہ سے غصے میں جھاگ نکلنا

شروع ہو گیا اس نے پھر پوری طاقت سے
غار میں کڑکتی ہوئی بجلی کو اشارہ کیا جس کی
روشنی سے ماریا اور ناگ کی آنکھیں خیرہ ہو
رہی تھیں۔
بجلی پھر بھرپور چمک گرج کے ساتھ آئی
اور تیسری مرتبہ بھی وہی ہوا۔ وہ ناگ کے جسم
سے ہو کر گزر گئی۔ مگر اسے جلا نہ سکی اور
پھر کڑکتی غار میں چکر لگانے لگی۔
ماریا نے تو خوف کے مارے اپنی آنکھیں
بند کر لی تھیں۔ اور باوجود یقین کامل ہونے کے
ناگ کا جسم تھر تھر کانپ رہا تھا اور وہ پسینے
میں نہا گیا تھا۔
جبا طوش نے غصے میں بجلی کو پکڑ کر زمین پر
دے مارا اور وہ کڑکتی ہوئی پہاڑ کو توڑ کر
باہر نکل گئی۔ اس نے کوئی عمل پڑھا اور زمین
پر پھونک ماری۔
کوہستانی چڑیل اپنے بڑے بڑے دانتوں کو غصے
سے پیستی ہوئی نمودار ہو گئی۔ اس کے ہاتھ
میں ایک انسانی بازو تھا جس کا گوشت وہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کافی سے زیادہ اودھیڑ کر کھا چکی تھی۔ اس نے آتے ہی کہا۔

ببا طوش میں سب کچھ دیکھ رہی تھی تیری شکست کا سبب ناگ کے گلے میں پڑا ہوا سلیمان جن کا تعویز ہے جب تک یہ اس کے گلے میں ہے دنیا کا کوئی جادو اس پر اثر نہیں کرے گا۔ اپنی طاقت ضائع مت کر۔

ببا طوش نے کہا تو پھر میں اسے اپنا باپ مان کر ہاتھ جوڑ کر معافی مانگ لوں۔ شہنشاہ ظلمات نے تجھے میری مدد کے لئے حکم دے رکھا ہے کیا تیری بے پناہ طاقت اور جادو یہاں کام نہیں آ سکتا۔

چڑیل نے فخر سے کہا میرا جادو تو زمین سے لے کر آسمانوں تک اثر کرتا ہے۔ ببا طوش تو نہیں جانتا۔ یہ تعویز سلیمان جن کے استاد نے اسے دیا تھا۔ اور یہ ورثے میں چلا آ رہا ہے جس کا تعلق حضرت سلیمان سے ہے یہ ان کے ہاتھ سے لکھا ہوا تعویز ہے۔ جس کے سامنے سارا جادو ہیچ ہے۔ میں تو کیا یہاں پر خداوند شیطان بھی

بے بس ہے۔

ببا طوش نے کہا تو اپنی طاقت سے اس تعویز کو پھینک کر اس کے گلے سے توڑ ڈال۔

چڑیل نے کہا تو انتقام کے جوش میں اپنی عقل گنوا بیٹھا ہے اپنے جذبات کو قابو میں رکھ۔ میری کیا طاقت ہے اس تعویز کو اگر خود شہنشاہ ظلمات بھی ہاتھ لگائے۔ تو آسمان سے اس پر انگارے برسنے لگیں۔ وقتی طور پر اس شکست کو تسلیم کرنا پڑے گا۔ بعد میں اس کا حل تلاش کیا جائے گا۔ کیوں کہ تمام عمر یہ تعویز اس کے پاس نہیں رہے گا۔ امانت کے طور پر اسے ملا ہے یہ تو سلیمان جن کو اپنی جان سے پیارا ہے اس معرکے کے بعد ناگ کو اسے واپس کرنا ہو گا۔ وقت پر عقل استعمال کرنا بھی عقل مندی کی دلیل ہے۔ میں نے اچھا برا تجھے سمجھا دیا ہے۔ میں اپنے مہمانوں میں مصروف ہوں ان کے لئے کئی من انسانی اور دوسری لاشوں کا انتظام کر رکھا ہے جو ان بلاؤں کی خوراک بننے کے لئے بھرنے جا رہے ہیں۔ پھر وہ غائب ہو گئی تو ببا طوش نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

غصے میں کہا

حرافہ! بڑی جادوگرنی بنی پھرتی ہے وقت آیا تو دوڑ لگا دی۔ مگر مہا طوش شکست تسلیم کرنے سے موت کو ترجیح دے گا۔

ناگ نے کہا مہا طوش کوہستانی چڑیل نے تجھے ٹھیک مشورہ دیا ہے۔ اپنی تباہی کو آواز نہ مار اب بھی میں اس شرط پر واپس چلا جاتا ہوں کہ تو میری بہن ماریا کو میرے ساتھ بھیج دے۔

مہا طوش نے کہا نادان لڑکے تو مجھے عقل مت سکھا۔ میں تجھ سے جسمانی مقابلہ کروں گا۔ اس نے ہاتھ اوپر اٹھایا ایک نہایت چمکتی ہوئی تیز دھار والی تلوار اس کے ہاتھ میں آ گئی۔ مہا طوش نے ایک ریشمی رومال اٹھا کر ہوا میں پھینکا اور تلوار کی دھار اس کی طرف کر دی۔ ہلکا ریشمی رومال جب دھار پر پڑا۔ تو کٹ کر دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا۔ تب مہا طوش نے کہا اپنی پسند کا ہتھیار تو بھی اٹھا اس نے اشارہ کیا اور زمین پر کئی ہتھیار نمودار ہو گئے۔ آخر ناگ نے بھی ایک چمک دار تلوار کا انتخاب کر لیا اور دونوں میں شمشیر زنی ہونے لگی۔ دونوں

کی تلواریں جب آپس میں ٹکراتیں تو شرارے نکلنے لگتے دونوں ماہر شمشیر زنوں کی طرح ایک دوسرے پر وار پر وار کر رہے تھے۔ زیادہ جوش کا مظاہرہ مہا طوش کر رہا تھا۔ وہ اپنی پوری طاقت استعمال کر رہا تھا مگر ناگ زیادہ تر اپنا دفاع کر رہا تھا۔ دراصل وہ مہا طوش کو تھکا دینا چاہتا تھا۔ مہا طوش کی تلوار ناگ کے جسم پر کئی دفعہ آئی۔ اور ایک سائے کی طرح سے گزر گئی۔ لیکن ناگ کے وار پر مہا طوش کے جسم پر کئی زخم لگ رہے تھے۔ اور کافی دیر کی لڑائی میں مہا طوش تھک کر ہانپنے لگا تھا۔ اب اس کے حملوں میں پہلے جیسی طاقت اور زور شور نہ رہا تھا۔ اور پھر اسے اس بات نے زیادہ دل برداشتہ کر دیا تھا۔ کہ اس نے کئی کاری وار ناگ پر کیے۔ لیکن تلوار اس کے جسم سے گزر گئی کاٹ نہ کر سکی جب کہ ناگ کے وار اسے اپنے جسم پر زخموں کی صورت سہنے پڑ رہے تھے۔ اس تکاوٹ سے ناگ نے پورا پورا فائدہ اٹھایا اب اس کے حملوں میں شدت پیدا ہو چکی تھی۔ اور مہا طوش صرف دفاع کر رہا تھا۔ اور بہت تھک چکا تھا بالآخر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

یہ لڑائی کئی گھنٹے جاری رہی۔ جس نے ناگ کو بھی تھکا دیا تھا۔ بالآخر ایک بھرپور وار جبا طوش کی گردن پر پڑا جسے وہ روک نہ سکا۔ اور گردن کٹ کر دور جا گری۔

در و دیوار میں زلزلہ سا آگیا اور ہر طرف چیخوں کی آواز سنائی دینے لگی۔ جیسے بہت سی روحیں مل کر ماتم کر رہی ہوں۔ کئی دفعہ بجلی کی چمک اور کڑک نے دل ہلا کر رکھ دیا

ناگ اور ماریا نے دیکھا جبا طوش کا دھڑ زمین سے اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے بالوں سے پکڑ کر اپنا سر اٹھایا جس سے آواز آئی۔

ناگ یہ مقابلہ ختم نہیں ہوا وقتی طور پہ تیری فتح ہوئی ہے میں پھر کسی اور روپ میں جنم لوں گا۔ یاد رکھ تو یہاں سے ماریا کو مینا کے روپ میں لے جا سکتا ہے ماریا نہیں بنا سکتا۔ میں جا رہا ہوں۔ دوبارہ ملنے کے لئے۔ پھر وہ اڑتا ہوا اپنا سر لے کر غار میں داخل ہو گیا۔

ناگ نے جن سلیمان کا تعویز مینا کے پنجرے کے گرد پھیرا مگر کوئی اثر نہ ہوا وہ بڑا مایوس ہوا

اور پنجرہ لے کر غار سے باہر آ گیا اب وہ سوچوں میں گم تھا کہ ماریا کے جسم کو دوبارہ انسانی جسم میں کیسے لائے۔ سورج غروب ہو رہا تھا اور وہ سوچ رہا تھا اور اونچی اونچی پہاڑیوں پر نارنجی روشنی کچھ اس طرح پڑ رہی تھی۔ کہ تمام پہاڑ سونے کے معلوم ہو رہے تھے۔ پرندے غول کی صورت اپنے آشیانوں کی طرف لوٹ رہے تھے۔ ناگ نے بھی ایک بڑے درخت کے نیچے رات بسر کرنے کا ارادہ کر لیا کیوں کہ سلیمان جن کا تعویز ماریا کو انسانی جسم میں لانے میں ناکام ہو گیا تھا۔

اسے درخت کے نیچے بیٹھے بیٹھے خیال آیا کہ کیوں نہ جبا ناگ رانی سے اس سلسلہ میں مدد لے اس نے جبا ناگ رانی کو یاد کیا تو پھر ایک بہت بڑے اژدہے پر سوار جبا رانی کا دیوی زمین سے نمودار ہوئی جس کا سر دھڑ سانپ کا اور شکل ایک حسین و جمیل عورت کی تھی۔ اس کے لبوں پر مسکراہٹ تھی

اس کے دائیں بائیں دو ناگ اپنے پھن پھیلائے کھڑے تھے ناگ آنکھیں بند کئے بیٹھا تھا۔ کہ شہد کی طرح میٹھی آواز کانوں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

میں رس گھول گئی۔

آنکھیں کھول کر دیکھو ناگ تمہاری ناگ مہارانی نے تمہاری فریاد سن لی ہے۔

ناگ نے آنکھیں کھول کر ناگ مہارانی کو دیکھا اور تعظیم کے لیے اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

ناگ رانی نے کہا بیٹھ جاؤ میں جانتی ہوں تو ماریا کے لئے پریشان ہے۔ میں اسے ٹھیک کئے دیتی ہوں۔ پھر رانی نے اپنے منہ میں کچھ پڑھا اور پنجرے پر پھونک ماری۔ پنجرہ ٹکڑوں کی صورت میں بکھر گیا اور ماریا کی صورت میں پھر آ گئی۔ جسے صرف ناگ رانی ہی دیکھ سکتی تھی۔ تب ناگ نے کہا۔

ماریا بہن تم ٹھیک ہو نا؟

ماریا نے کہا ہاں ناگ بھائی میں ٹھیک ہوں۔ تب مہارانی ناگ نے کہا۔

انسان خواہ کتنی ہی طاقت کیوں نہ رکھتا ہو ہونی نہیں ٹل سکتی۔ ماریا اگر تمہارے پاس مقدس صلیب رہتی تو دنیا کا کوئی جادو تم پر اثر نہ کر سکتا۔ تم نے یہ تکلیف کاٹنی تھی اس لئے دھرتی ماں کو حکم ہوا کہ اس صلیب کو نگل جا۔

ماریا نے ادب سے کہا آپ ٹھیک کہتی ہیں۔ ناگ مہارانی۔

پھر مہارانی ناگ نے کہا اپنے عنبر بھائی کے متعلق کچھ نہیں پوچھو گے۔

ناگ نے ادب سے جواب دیا آپ دل کی بات جان لیتی ہیں مہا دیوی اب میں اسی کے لئے پریشان ہوں وہ بھی مل جائے تو انتہائی خوشی کی بات ہے

مہا ناگ رانی نے کہا ناگ! عنبر اس وقت ہندوستان میں سانگلاور جادوگر کی قید میں ہے جو ایک جادو کے بہت بڑے اژدہے میں اندر رہتا ہے اور وہیں پر عنبر گردن تک تو ٹھیک ہے لیکن نیچے کا دھڑ پتھر کا بنا ہوا موجود ہے۔ اور یہ سب کچھ سنگلاور کے دوست کالے دیو کی وجہ سے ہوا ہے۔ جس کے قبضے سے عنبر نے پرستان جا کر پھول پری کی بہن بند کلی کو آزاد کروایا تھا کیوں کہ سنگلاور کالے دیو کا دوست ہے۔ کافی لمبا سفر ہے۔ سلیمان جن کا یہ تعویز تمہارے وہاں کام آئے گا۔ اور تم اس لہراتی نگی والے جادوگر سے جادو سے محفوظ رہو گے۔

اچھا ناگ میں جا رہی ہوں۔ پھر مہا ناگ رانی نے زمین

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی طرف دیکھا زمین نے اسے اپنے اندر سما لیا۔

ناگ نے کہا ماریا بہن چلو اپنا سفر شروع کر دیں ناگ پرندہ بن کر اڑا اور ماریا بھی تھوڑا تھوڑا اڑ کر چل دی۔ ان کا دل چاہتا تھا کہ سفر جلدی ختم ہو اور وہ عنبر کے پاس پہنچ جائیں۔ وہ سنگلادر جادوگر کو عبرت ناک سزا دینے چاہتے تھے جس نے ان کے بھائی کو اس تکلیف میں مبتلا کر رکھا تھا۔ اور دونوں اسی کے متعلق منصوبے بناتے منزل پر منزل طے کرتے جا رہے تھے۔

منزل قریب آ گئی ہے اور پھر ایک پہاڑ کی بہت بڑی چٹان پر انہوں نے ایک بہت بڑے اژدہے کو پڑے دیکھا وہ سمجھ گئے یہی جادوگر کا گھر ہے جس کے متعلق جہا ناگ رانی نے بتایا تھا۔ پھر وہ ہندوستان کے ان پہاڑوں کے علاقہ میں آ پہنچے پہاڑوں پر پہنچ کر ناگ نے کہا۔

ماریا تم اس جادوگر کی نگاہوں سے پوشیدہ نہیں رہ سکتیں۔ لہٰذا تم باہر ہی رہو میں اندر اژدھے کے منہ میں جا رہا ہوں۔

ماریا نے کہا خدا کا نام لے کر جاؤ پھر ناگ اژدھے

کے منہ میں داخل ہو گیا اور ماریا باہر انتظار کرنے لگی۔ اس نے سوچا ناگ نے ٹھیک ہی فیصلہ کیا ہے اگر اندر کوئی جال بچھا ہے تو پھر اس میں دونوں کیوں پھنسیں۔ ایک کو تو باہر رہنا ہی چاہیئے۔

ناگ آہستہ آہستہ اژدھے کے منہ میں آگے بڑھتا گیا۔ اسے باتوں کی آواز اندر سے آ رہی تھی۔ جن میں سے ایک آواز کو اس نے پہچان لیا اور وہ عنبر کی آواز تھی۔ دوسری ضرور جادوگر کی ہی ہو گی۔ اس نے اندازہ لگایا اور ایک کونے میں چھپ کر سننے لگا۔ جادوگر عنبر کی توہین کر رہا تھا۔ اور کہہ رہا تھا اسی بل بوتے پر جہان شکتی والے مہاراج سنگلادر سے ٹکر لینا چاہتے تھے۔ بیوقوف اب دنیا کی کوئی جہان شکتی بھی میرے علاوہ تمہیں ٹھیک نہیں کر سکتی کس میں اتنی شکتی ہے کہ ہمالیہ پہاڑ کی سب سے اونچی چوٹی پر جا کر جہاں سارا سال برف جمی رہتی ہے اس گپھا میں جائے۔ جس کا منہ برف نے بند کر رکھا ہے اور اسے تلاش کرنا ہی بہت مشکل ہے۔ وہاں ایک تابوت پڑا ہوا ہے جو بند ہے اور کسی صورت کھل ہی نہیں سکتا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنبر نے کہا کیا تم بھی نہیں کھول سکتے۔

جادوگر نے قہقہہ لگایا اور کہا بیوقوف میں جینے میں ایک بار وہاں ضرور جاتا ہوں اپنے اصلی شریر کو دیکھنے کے لئے جو اس تابوت میں محفوظ ہے جس شریر کو تم دیکھ رہے ہو میرا نہیں کسی اور کا ہے۔ اپنے اصلی شریر کو ہر آفت سے بچانے کے لئے اور جادو سے بچانے کے لئے ہی میں نے اُسے تابوت میں بند کر رکھا ہے اس جسم میں صرف میری آتما ہے جسے میں جب چاہوں اس جسم سے نکال کر جہاں چاہوں اور جس جسم میں چاہوں لے جا سکتا ہوں۔

عنبر نے کہا تم نے یہ نہیں بتایا کہ وہ تابوت کھل کیسے سکتا ہے۔

ناگ ذرا اور قریب ہو گیا۔

سانگلاور نے کہا تیری تسلی کے لئے بتا دیتا ہوں تو کون سا وہاں چل کر جا سکتا ہے وہاں تو اتنی سردی ہوتی ہے کہ انسان کا خون جم جاتا ہے۔ تابوت کے پاس ہی ایک بُت بنا ہوا ہے۔ جس نے اپنی زبان باہر نکال رکھی ہے۔ اگر کوئی اس زبان کو اس کے منہ کے اندر کر دے تو تابوت کھل سکتا ہے۔ اگر

کوئی میرے اصل شریر کو نکال کر اس میں سے دل نکال کر ٹکڑے ٹکڑے کر دے اور کھوپڑی میں سے مغز نکال کر ضائع کر دے تو میری موت واقع ہو جائے گی۔

ناگ نے غور سے ساری بات سن لی۔

جادوگر نے عنبر سے کہا اب بتا کس تیس مارخان میں اتنی ہمت ہے کہ وہاں پہنچ سکے۔

عنبر نے ناگ کی خوشبو محسوس کر لی تھی اور مایا کی بو بھی اسے دور سے آ رہی تھی۔ اسی لئے وہ جادوگر سے ساری معلومات حاصل کر رہا تھا اسے یقین تھا کہ ناگ ضرور اپنے آپ کو کسی چیز میں بدل کر یہ بات سن رہا ہو گا۔ اور پھر اسے اس جادوگر کو ہلاک کرنے میں آسانی ہو گی۔

عنبر نے کہا میں نے تم ایسے جہاں تکتی دان سے ٹکر لے کر بڑی غلطی کی ہے لیکن اتنے بڑے پہاڑ میں تم خود اس برف میں چھپی ہوئی گپھا کو کیسے ڈھونڈ لیتے ہو۔

جادوگر نے فخر سے کہا میرے لئے یہ معمولی بات ہے۔ غار کے منہ پر برف میں ایک ترشول گڑا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوا ہے اس سے پتہ چل جاتا ہے غار کا منہ یہی ہے پھر جب اس ترشول کو گھمایا جائے تو غار کے منہ سے برف دو ٹکڑے ہو جاتی ہے اور اندر جانے کا راستہ پیدا ہو جاتا ہے۔

عنبر نے کہا بہت خوب تم نے بہت انتظام کر رکھا ہے۔ بھلا تمہارے سوا یہ سب کس کے بس کی بات ہے۔

جادوگر شیخی میں آ گیا وہ عنبر پر اپنی برتری جتانے کے چکر تھا۔ اس نے کہا آگے سن اس غار میں حفاظت کے لئے ایک برف میں رہنے والا بن مانس اسی غار میں ہر وقت پہرہ دیتا ہے۔ وہ ہر وقت جاگتا رہتا ہے کیوں کہ اپنے جادو کے زور سے میں نے اس کی نیند اڑا دی ہے۔ اور اب اسے نیند آ ہی نہیں سکتی۔

عنبر نے کہا وہ کھاتا کہاں سے ہے۔

جادوگر نے جھرا سا قہقہہ لگاتے ہوئے کہا جس جادو کے زور پر اس کی نیند غائب کر دی ہے۔ اسی جادو کے زور پر میں نے اس کی بھوک بھی ختم کر دی ہے۔ اب وہ بغیر کھائے پیئے اور سوئے

ہی جب تک میں چاہوں گا زندہ رہے گا۔ یہ انسان دراصل برف کا انسان ہے جس کے دماغ پر میں نے جادو سے قابو پا رکھا ہے اس میں اتنی طاقت ہے کہ انسان تو اس کے ہاتھ میں کھلونا نظر آتا ہے۔ وہ پہاڑ پر اپنا مکہ مار دے تو پہاڑ کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ اب بتا کس مائی کے لعل میں یہ ہمت ہے کہ وہاں قدم رکھ سکے۔

عنبر نے ناگ کو سنانے کے لیے کہا مائی کے لعل اب جلدی سے مشکل آسان کر دے۔

جادوگر نے بھی قہقہہ لگایا وہ سمجھا شاید مجھے کہہ رہا ہے۔ اس نے کہا عنبر تمہاری مشکل صرف کالا دیو ہی حل کر سکتا ہے تیری مجھ سے ذاتی دشمنی کوئی نہیں دوستی نبھا رہا ہوں پھر کبھی یہاں آیا تو چرن چھو کر معافی مانگ لینا۔

عنبر نے کہا تم بالکل ٹھیک کہتے ہو جب تک تم زندہ ہو میں تمہارے جادو سے آزاد نہیں ہو سکتا۔

جادوگر نے کہا بالکل تم صرف اسی صورت آزاد ہو سکتے ہو کہ کوئی مجھے مار ڈالے جو کسی طرح

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بھی ممکن نہیں۔

اب عنبر کو ناگ کی خوشبو نزدیک سے دور جاتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔ وہ سمجھ گیا ناگ نے بات سن لی ہے اور وہ عملی قدم اٹھانے کے لیے باہر سے باہر چلا گیا ہے۔

باہر آ کر ناگ نے سارا قصہ ماریا کو سنایا اور کہا میرے واپس آنے تک تمہیں یہیں چھپ کر قیام کرنا ہوگا۔ یہ سارا کام میں دو روز میں نپٹا آؤں گا۔ اگر اس سے زیادہ دیر ہو جائے تو سمجھ لینا کہ میں بھی کسی مصیبت میں پھنس گیا ہوں۔ ہر چیز میں نے تمہیں بتا دی ہے میرے بعد تمہیں یہ فرض ادا کرنا ہوگا۔ یہاں کئی چھوٹی بڑی غاریں موجود ہیں۔ ان میں سے کسی میں قیام کرنا۔

ماریا نے کہا تم میری فکر نہ کرو جلدی سے عنبر کی رہائی کی کوشش کرو۔

ناگ نے کہا اچھا تو واپسی پر ملاقات ہوگی اس وقت تک کے لیے خدا حافظ۔ تب ناگ عقاب بن کر اڑ گیا۔

ماریا کو جب تک وہ نظر آتا رہا دیکھتی رہی جب

وہ نظروں سے غائب ہو گیا تو اس کی کامیابی کے لئے دعا مانگتی ہوئی کسی قریبی غار کی تلاش میں چل پڑی۔ اس کے لئے اسے زیادہ دور نہ جانا پڑا قریب ہی اسے ایک محفوظ قسم کی چھوٹی سی غار مل گئی۔ جو اندر سے صاف بھی تھی اور اس کے منہ پر کافی جھاڑیاں اگی ہوئی تھیں۔ جنہوں نے غار کے منہ کو چھپا رکھا تھا ماریا کو یہ جگہ بہت پسند آئی یہاں سے اڑدھا صاف دکھائی دیتا تھا۔ اس نے سوچا اس طرح وہ جادوگر کی نقل و حرکت پر بھی نظر رکھ سکتی ہے۔ وہ جھاڑیاں اٹھا کر اندر داخل ہو گئی۔ غار کے اندر کی زمین کافی ہموار تھی۔ ماریا نے پاس ہی اُگے ہوئے خشک گھاس کو اکٹھا کیا اور اس کا بستر بنا کر غار میں فرش پر ڈال دیا اور پھر تکان دور کرنے کے لئے اس پر لیٹ گئی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سنگلا اور جادوگر کی موت

ناگ ہمالیہ پہاڑ کی بلندی کی طرف عقاب بن کر اڑا جا رہا تھا۔ سردی نے اس کے خون کو جما دیا تھا۔ اس نے سوچا اب اس روپ میں آگے جانا بہت مشکل ہے۔ اس نے برفانی ریچھ کا روپ دھارا جس کے جسم پر لمبے لمبے اور گھنے بال ہوتے ہیں اور اپنا سفر شروع کر دیا کیوں کہ اس کھال نے اس کے ٹھنڈے جسم کو حدت پہنچائی تھی اور اب وہ سردی محسوس نہیں کر رہا تھا۔ اب اس نے پہاڑوں کو چھلانگیں مار مار کر پار کرنا شروع کر دیا۔ لیکن اونچائی پر پہنچ کر اسے اپنی رفتار بہت ہی کم کرنا پڑی۔ کیوں کہ آسمان سے برف گرنا شروع ہو گئی تھی اور ہر طرف برف کی دھند نظر آ رہی تھی۔ جس نے ہر چیز کو اپنی آغوش میں چھپا لیا تھا۔ ناگ کو صحیح سمت کا اندازہ کرنے میں مشکل پیش آ رہی تھی۔ اور وہ سوچ رہا تھا کہیں غلط سمت پر ہو لیا تو ساری محنت بیکار ہو جائے گی۔ اس سے

بھی بڑی مصیبت اس کے لئے یہ تھی۔ کہ برف کے گرنے سے کھائیوں کے اوپر جم کر برف پل سا بنا دیتی ہے۔ جو نہایت ہی کمزور ہوتے ہیں اور جن پر پاؤں پڑ جانے سے برف ٹوٹ کر گرتی ہے اور ساتھ ہی اپنے اوپر کے انسان کو میلوں نیچی کھائیوں میں لے جاتی ہے جہاں انسان کی ہڈیوں کا سرمہ بن جاتا ہے۔ تو بھی ساری محنت بیکار ہی تو ہو جائے گی۔ کیوں کہ ریچھ بن جانے کے بعد ناگ کا وزن بھی زیادہ ہو گیا تھا۔ اگر کسی ایسے ہی برفانی پل پر پاؤں پڑ گئے تو بھی تو ساری محنت بیکار ہی تو جائے گی اسی پریشانی میں وہ پھونک پھونک کر قدم رکھ رہا تھا جس کی وجہ سے رفتار کافی سست ہو گئی تھی اور وہ چلتا رہا تھا اگر اسے دو دن سے زیادہ وقت لگ گیا۔ تو کہیں ماریا اسے مصیبت میں سمجھ کر اس کی تلاش میں نہ چل پڑے۔ اسے اپنی غلطی کا احساس ہو رہا تھا۔

سورج غروب ہو چکا تھا اور ہر سمت تاریکی کا راج شروع ہو رہا تھا۔ لیکن ناگ نے اپنا سفر جاری رکھا۔ اس لیے کہ کسی صورت اسے اس غار تک پہنچنا ہے جہاں جادوگر کے جسم کا تابوت پڑا ہے برف کے ساتھ ساتھ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اب بارش بھی شروع ہو گئی تھی۔ جس میں اور دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا تھا۔ مگر وہ اوپر ہی اوپر چلا جا رہا تھا۔ اب تو اسے اس لباس میں بھی سردی محسوس ہونے لگی تھی۔ اس نے سوچا اسی لئے برفانی درندے برف گرتے ہی گرم وادیوں کا رُخ کرتے ہیں کہ وہ سردی سے بچ سکیں۔ لیکن اسے تو بلندی کی طرف جانا تھا چوٹی کی طرف۔

ناگ رات بھر سفر کرتا رہا اس کا لمبے بالوں اور موٹی کھال والا جسم بھی سردی سے کانپ رہا تھا اور اسے اپنے پاؤں برف کے بنے ہوئے معلوم ہو رہے تھے۔ آخر وہ سفر کرتا رہا رات دبے پاؤں گزرتی رہی۔ اور پھر دن نکل آیا۔

جوں ہی سورج نے اپنی آنکھ کھول کر نگاہ کی اس کی پہلی کرن نے زمین کے قدم چھو لئے ناگ نے شکر ادا کیا۔ اب سورج کی شعاعیں برف پر پڑ رہی تھیں۔ اور برف کی چمک سے آنکھیں خیرہ ہو رہی تھیں۔ ناگ کو ایسا لگا سارا پہاڑ برف کا ہو گیا تھا۔ اس نے اوپر چوٹی کی طرف نگاہ کی جہاں کوہ ہمالہ برف کا نقرائی تاج پہنے بڑی شان و شوکت سے کھڑا تھا۔ بادل کے کئی آوارہ ٹکڑے

دھوپ کی حدت سے پانی میں تحلیل ہوتے جا رہے تھے۔ اور مطلع بالکل صاف ہوتا جا رہا تھا ناگ کو صاف ہمالہ کی چوٹی نظر آ رہی تھی۔ اچانک ہی اسے برف کے تودوں میں کوئی چیز چمکتی ہوئی نظر آئی ناگ نے اس سمت اوپر چڑھنا شروع کر دیا۔ اس کے دل میں بار بار یہ خیال آ رہا تھا کہ کہیں وہ کسی غلط سمت نہ پہنچ گیا ہو اب اس کی رفتار میں بھی تیزی آ گئی تھی۔ کیوں کہ دھوپ نے سردی کی شدت کو قدرے کم کر دیا تھا۔ اور اس کے ٹھنڈے یخ جسم کو حرارت پہنچائی تھی۔ وہ جلدی ہی اس چمکتی ہوئی چیز کے پاس پہنچ گیا اور اسے یہ دیکھ کر انتہائی خوشی ہوئی۔ کہ وہ چمکتی ہوئی چیز ترشول ہی تھا۔ جو دھوپ کی وجہ سے چمک رہا تھا اور یہی اس غار کے دروازے کی چابی تھی۔ جو ناگ کی منزل تھی۔ وہ سرعت کے ساتھ اس تک پہنچ گیا اب ناگ نے اپنے آپ کو انسان میں تبدیل کر لیا اور اللہ کا نام لے کر اس ترشول کو پورے زور سے گھمایا اور ایک بجلی سی چمک گئی اور خوف ناک آواز کے ساتھ پہاڑ کی موٹی تہہ والی برف ایک ٹکڑے سے پھٹ گئی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ناگ کو غار کا منہ نظر آنے لگا لیکن اندر اندھیرا تھا جس کی وجہ سے اسے اندر کی کوئی چیز بھی باہر سے نظر نہیں آ رہی تھی۔ وہ جلدی سے اوپر چڑھ کر غار کے منہ میں داخل ہو گیا۔ تیز روشنی کے آنے کے بعد اسے اندر کی چیزوں کو دیکھنے میں ذرا دیر لگی۔ اور جب آنکھیں اندھیرے میں دیکھنے کے قابل ہوئیں۔ تو ناگ آگے بڑھ گیا کافی اندر چلنے کے بعد آگے اسے راستہ بند دکھائی دیا۔ وہ پریشان ہو گیا کیوں کہ جادوگر نے اندر کے راستے کے متعلق کچھ نہ بتایا تھا۔ لیکن قریب جانے پر اسے خوشی ہوئی۔ کہ راستہ دائیں طرف مڑ گیا تھا وہ چلتا رہا اور پھر یہ راستہ بھی اسے اندر سے بند نظر آیا۔ لیکن قریب جانے پر راستہ بائیں طرف مڑ گیا ناگ تھوڑا سا آگے اور گیا ہی تھا۔ کہ اسے غراہٹ کی آوازیں آنا شروع ہو گئیں۔ لیکن بن مانس کو انسان کی بو پہنچ چکی تھی۔

ناگ چوکنا ہو گیا اور پھر ایک اور موڑ مڑ کر اسے وہ تابوت پڑا نظر آ گیا جو لکڑی کی بجائے لوہے کی موٹی چادر کا بنا ہوا معلوم ہو رہا تھا اور بلاشبہ کئی من وزنی ہو گا۔ اور نہ جانے اتنے

...نی تابوت کو کون یہاں تک اُٹھا کر لایا ہو گا
...ں کہ یہ کسی انسان کی طاقت سے باہر بات تھی
...ور یہ بات جادو کے زور سے ہی کی گئی ہو
...گی۔ اس بت کے سرہانے ایک بت زبان نکالے
...ے ہی بھیانک چہرے والا کھڑا تھا جس کی
آنکھوں کی چمک اسے زندہ سمجھنے پر مجبور کر رہی تھی۔
اور وہ اپنے حلقوں میں بلاشبہ گردش کر رہی تھیں
اس بت کو دیکھ کر ناگ نے اپنے جسم میں کپکپی
محسوس کی اور پھر ایک سمت سے بن مانس غراتا
ہوا نکل آیا۔ جس کا سر غار کی اونچی چھت سے
لگ رہا تھا۔ اور ناگ کی اونچائی اس کے ٹخنوں
تک پہنچ رہی تھی۔ اور اس کی آنکھوں سے
چنگاریاں نکل رہی تھیں اس نے جھک کر ناگ
کو کھلونے کی طرح زمین سے اٹھایا اور اپنے
ہاتھ پر رکھ کر منہ کے قریب لے گیا پھر اس نے
غراہٹ میں قہقہہ لگایا۔

قہقہہ اسے اس لئے کہا جائے گا۔ کہ ایسا کرنے
سے اس کی باچھیں کھل گئی تھیں۔ پھر اس نے پھونک
ماری تو ناگ دور جا کر گر پڑا۔ اب بن مانس ناگ
سے اس طرح کھیل رہا تھا۔ جیسے بلی چوہے سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کھیلتی ہے۔

ناگ پریشان تھا کہ اس قوی ہیکل دیو کو مارنے کے متعلق جادوگر نے کچھ نہیں بتایا تھا۔ وہ بار بار ناگ کو ہاتھ پر اٹھاتا منہ کے پاس لے جا کر پھونک مارتا ناگ کو ایسا محسوس ہوتا کہ آندھی آ گئی ہو اور وہ ہوا کے زور سے اُڑ کر زمین پر جا گرتا۔ دو تین مرتبہ ایسا ہی ہوا تو ناگ نے ایک دفعہ چھلانگ لگا کر اس کا کان پکڑ لیا اور اس کے ساتھ جھول گیا جوں ہی بن مانس نے اسے پکڑنا چاہا ناگ اس کے کان کے اندر گھس گیا اب بن مانس کو بڑی مشکل پیش آئی اس نے اپنی موٹی انگلی کان کے اندر ڈالی ناگ کو ایسے لگا یہ کان نہیں چھوٹی سی غار ہے جو آگے جا کر اور پتلی ہو گئی۔

جوں ہی بن مانس نے انگلی اندر ڈالی ناگ کو لگا کوئی درخت کا موٹا تنا غار کے دہانے سے اندر آ رہا ہے وہ اور اندر گھس گیا جہاں بن مانس کی انگلی نہیں جاتی تھی۔ اب اس نے محسوس کیا کہ اس غار نما کان میں زلزلہ آ گیا ہو وہ بڑی بے چینی محسوس کر رہا تھا۔ اور بار بار اپنی

انگلی سے ناگ کو باہر نکالنا چاہتا تھا۔ کہ انگلی آگے نہیں جا سکتی تھی۔ جگہ تنگ ہو گئی تھی اب باری ناگ کی تھی وہ اور آگے بڑھ گیا اور اس نے بن مانس کے کان کے پردے پر مکے برسانے شروع کر دیئے۔ جس سے بن مانس بے چین ہو گیا وہ زور زور سے غرا رہا تھا اور اچھل کود کر رہا تھا۔ لیکن ناگ اندر بالکل محفوظ تھا۔ اور اسے خوشی محسوس ہو رہی تھی کہ اب بلی خود چوہا بن کر رہ گئی تھی۔ اب ساری بساط ناگ کے ہاتھ میں تھی۔ جس نے ایک نہایت طاقتور اور قوی الجثہ بلا کو پریشانی میں مبتلا کر دیا تھا۔ اندر ناگ نے اس کے کان کے پردے پر چھری جو اس کے پاس تھی۔ سے شگاف ڈالنا شروع کر دیا۔ بن مانس غصے اور درد سے بلبلا رہا تھا۔ وہ بار بار اپنی انگلیاں کان میں ڈالتا۔ اور بے بس ہو کر غراتا اور درد سے تڑپ رہا تھا۔

آخر ناگ شگاف پھاڑ کر اس شگاف سے اندر داخل ہو گیا۔ اندر آ کر اسے پتہ چلا کہ اس سے غلطی ہو گئی ہے۔ کیوں کہ کان پھاڑ کر وہ حلق میں جا نکلا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بن مانس نے جب یہ محسوس کر لیا کہ ناگ حلق میں آ گیا ہے تو اس نے زور سے اندر سانس کھینچی لیکن ناگ نے بروقت محسوس کر لیا اور بھاگ کر اس جگہ پہنچ گیا جہاں زبان تالو سے جا ملتی ہے اسے حلق میں بہت تیز آندھی کا احساس ہو رہا تھا۔ لیکن وہ محفوظ پناہ گاہ میں پناہ لے چکا تھا بن مانس کبھی اندر اور کبھی باہر زور زور سے سانس چھوڑتا تھا لیکن ناگ آفت بن کر چمٹا ہوا تھا۔

اب اس نے دوسری حرکت کی کہ چھری سے اس کی زبان پر زخم لگانا شروع کر دیئے۔ ایک خون کا فوارہ حلق سے بہنے لگا۔ اور بن مانس دیواروں سے ٹکریں مارنے لگا۔ اس کی حالت اس ہاتھی کی سی تھی جس کی سونڈ میں چیونٹی گھس گئی ہو اور وہ بے شمار طاقت رکھتے ہوئے بھی اس کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔

تھوڑی ہی دیر بعد ناگ نے ساری زبان کاٹ ڈالی جو کٹ کر خون کے فوارے کے ساتھ ہی اس طرح باہر گر پڑی جیسے اچانک کوئی پتھر کی سل چیر کر کوئی جھرنا پھوٹ نکلتا ہے اور اپنے تیز بہاؤ کے ساتھ ہی پتھر کے ٹکڑے ساتھ بہا

لے جاتا ہے۔

اب بن مانس درد کے مارے زمین پر لیٹ گیا۔ ناگ نے اور اندر کی طرف سرکنا شروع کر دیا اور اب اس کا وار ٹھیک انسان کے گلے پر پڑ رہا تھا۔

بن مانس نے زمین سے کئی کئی فٹ اچھلنا شروع کر دیا درد سے وہ تڑپ رہا تھا اور اب ناگ کی تیز چھری اس کا گلا کاٹنے میں مصروف تھی۔ اور اب گلے سے بھی خون کی ندی بہہ رہی تھی بن مانس درد کے مارے اپنا سر پتھروں پر مار رہا تھا جس سے کئی من وزنی اور بڑے پتھر ریزہ ریزہ ہو رہے تھے۔ درد کی شدت اس کی برداشت سے باہر ہو رہی تھی۔ اور جسم سے خون کی مقدار گھٹتی جا رہی تھی۔ گلے کا گھاؤ بڑھتا جا رہا تھا اور پھر ایک پہاڑ کی چوٹی کی طرح کئی من وزنی سر کٹ کر بہت بڑے دھڑ سے جدا ہو گیا۔ تھوڑی دیر سر اور دھڑ علیحدہ علیحدہ تڑپتے رہے اور پھر ٹھنڈے ہو گئے۔ ناگ نے باہر چھلانگ لگا دی اور خدا کا شکر ادا کیا اب وقت بہت کم رہ گیا تھا اُسے ڈر تھا کہ کہیں بن مانس کی موت کی خبر جادوگر کو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نہ ہو جائے۔

دوسری طرف جادوگر اپنے بستر پر سو رہا تھا کہ تڑپ کر اُٹھ بیٹھا عنبر سمجھ گیا کہ ناگ وہاں تک پہنچ گیا ہے جادوگر بے چینی سی محسوس کرنے لگا عنبر نے کہا

گرو دیو طبیعت تو ٹھیک ہے نا!

جادوگر نے خونخوار نظروں سے دیکھ کر دیکھا سنا تھا دیواروں کے کان بھی ہوتے ہیں مجھے تو یہ شاں ٹھیک ہی معلوم ہو رہی ہے۔ میری آتما بے کل ہو رہی ہے ایسا لگتا ہے کہ کوئی اس غار میں داخل ہو گیا ہے۔

عنبر نے قہقہہ لگایا اور کہا

گرو! کیوں مذاق کرتے ہو بھلا اس موسم میں جب کہ سارا پہاڑ برف سے غرق ہے اس کی چوٹی تک کون جا سکتا ہے یہ کام تو کوئی انسان نہیں کر سکتا ہاں کوئی اور مہان طاقت جادوگر ہو تو کچھ کہہ نہیں سکتا۔

جادوگر نے غصے سے کہا اپنی چونچ بند رکھ لڑکے مجھے باتوں میں مت لگا میری آتما بتا رہی ہے کہ

ضرور کوئی گڑ بڑ ہے۔

اب عنبر کو بہت پریشانی ہوئی کہ کیا ناگ اتنی دیر میں اپنا کام کر بھی سکے گا کہ نہیں اس نے جادوگر سے پوچھا جو جانے کی تیاری کر رہا تھا۔

گرو جی! آپ کتنی دیر میں وہاں تک پہنچ جاتے ہیں۔

جادوگر نے کہا مجھے بھی کم از کم چار گھنٹے چاہئیں تب جا کر وہاں پہنچ سکتا ہوں۔

عنبر نے پھر اسے باتوں میں لگاتے ہوئے کہا اتنی دیر میں گرو جی اتنی بڑی شکتی ہوتے ہوئے بھی اتنی دیر۔

جادوگر نے پیچھا چھڑاتے ہوئے کہا تو نہیں جانتا لڑکے اس پہاڑ کی غاروں میں بڑی بڑی مہان طاقتیں موجود ہیں جو اس علاقے کے مالک ہیں اور ان کے علاقے کو پار کرنے سے پہلے ان سے اجازت لینی پڑتی ہے وہ دنیا چھوڑ کر دن رات ان غاروں میں بڑے بڑے جاپ کرتے ہیں۔ اس لئے ان کی ناراضگی مول نہیں لی جا سکتی۔ اب خاموش ہو جا ایسا لگتا ہے کسی نے میرے شریر کو چھو لیا ہے میں چلا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جادوگر نے ایک چھلانگ لگائی اور اڑتا ہوا اژدہے کے سوراخ سے نکل گیا۔

عنبر دعا مانگنے لگا یا رب اس بلا سے ناگ کو محفوظ رکھنا۔ ناگ محفوظ تھا اور وہ جن سلیمان کے تعویز کی وجہ سے یہاں کی جہان طاقتوں کے علاقے سے گزر گیا تھا ان طاقتوں کو ناگ سے گزرنے کا علم ضرور ہو جاتا تھا لیکن تعویذ کی طاقت انہیں کوئی قدم اٹھانے سے روک دیتی تھی۔

دوسری طرف ناگ نے جادوگر کے اصلی جسم کو باہر نکال لیا تھا اور اس نے اپنی تیز چھری سے اس کا سینہ چیر کر دل نکال لیا اور جلدی جلدی اس کے کئی ٹکڑے کر دیئے۔ اسی وقت جادوگر غار کے اندر داخل ہو کر زمین پر گر پڑا۔ ناگ نے جب یہ دیکھا کہ اب وہ رینگ رینگ کر ناگ کی طرف آ رہا ہے اس نے جلدی سے اس کے سر پر چھری کی ضربیں لگائیں۔

جادوگر کوئی منتر پڑھنے لگا ناگ زور زور سے چھریاں چلا رہا تھا۔ جادوگر سانگلادر بار بار منتر ادھورا چھوڑ کر درد سے دہرا ہو جاتا۔ آخر ناگ نے

کافی محنت کے بعد جادوگر کا دماغ نکال کر دیوار پر دے مارا۔ سنگلادر نے ایک بھیانک چیخ ماری اور تڑپ کر ٹھنڈا ہو گیا۔

اِدھر جادوگر مرا اُدھر عنبر کا جسم کانپنا شروع ہوا اور اس میں حرکت پیدا ہو گئی۔ اس نے خدا کا شکر ادا کیا جس نے اسے اذیت سے چھٹکارا دلوایا تھا اور سمجھ گیا بھائی ناگ نے کام دکھا دیا ہے اور وہ ظالم جادوگر اپنے انجام کو پہنچ گیا ہے پھر اسے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ اب وہ کسی چھت کے نیچے نہیں بلکہ آسمان کے نیچے کھلے میدان میں کھڑا تھا اور اس اژدہے کا کوئی پتہ نہ تھا جس میں اس نے اذیت کے یہ دن گزارے تھے۔ اب اسے ناگ کی واپسی کا انتظار تھا خدا جانے ناگ اکیلا ہی اس مہم پر گیا ہے یا ماریا بھی ساتھ ہے کیوں کہ ماریا اگر یہاں ہوتی تو دونوں کو ایک دوسرے کی خوشبو آ جاتی اب اب ماریا پر کیا بیتی وہ غار میں لیٹی اور اسے نیند آ گئی۔ اور وہ کتنی دیر سوتی رہی اسے اس کا کچھ علم نہیں۔

ماریا کی جب آنکھ کھلی ۱۱/

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کرنیں اس کے چہرے پر پڑ رہی تھیں۔ اور وہ آسمان کی چھت کے نیچے زمین پر لیٹی ہوئی تھی۔

ماریا نے نیلے آسمان کی طرف دیکھا اور ایک دم اٹھ کے بیٹھ گئی۔ اور سوچنے لگی کہ وہ تو ایک چھوٹی سی غار میں سو رہی تھی جو اس پہاڑی سلسلہ میں واقع تھی لیکن اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی یہ دیکھ کر کے کہ نہ تو وہاں کوئی پہاڑی سلسلہ ہی تھا اور نہ ہی کوئی غار تھی۔ بلکہ وہ زمین پر سبز گھاس کے مخملی بستر پر کھلے آسمان کے نیچے پڑی ہوئی تھی۔ وہ اپنی سوچ کے تانے بانے جوڑنے لگی۔ اور پھر ایک دم چونک پڑی کہیں زمانہ تو نہیں بدل گیا ایسا نہ ہو تاریخ نے اپنا ورق پلٹ دیا ہو۔ اور وہ واپسی کے سفر میں کسی اور دور میں پہنچ گئی ہو کیوں کہ اس مقام کی ہر چیز بدلی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ لیکن اسے کیا خبر تھی کہ جادوگر کی موت کے بعد تمام جادوئی چیزیں ختم ہو گئی تھیں اور اب وہ اپنی اصلی صورت میں آ گئی تھیں اس لئے اسے نہ کوئی پہاڑی نظر آ رہی تھی اور نہ ہی اژدھا جو جادوگر کا مسکن تھا۔

ماریا نے سوچا ضرور زمانہ بدل گیا ہے اور اب وہ

ہر کافی عرصے کے لئے اپنے بھائیوں سے بچھڑ گئی ہے
اس نے سوچا نہ جانے عنبر اور ناگ کا کیا حال ہو گا
اس جادوگر کو ختم کرنے کے لئے گیا ہوا ہے اس
نے دور دیکھا جہاں آبادی کے آثار نظر آئے اور وہ
اس طرف روانہ ہو گئی۔

دہشت ناک کہانیاں

رونگٹے کھڑے کر دینے والی کہانیاں

شعاع ادب

چوک انارکلی مسلم مسجد - لاہور ۸

قیمت ۱۲/۵۰

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

چار بہادر راجپوت

دوسری طرف عنبر پر سے جیب جادو کا اثر ختم ہوا۔ اور اس کے دماغ سے دھند چھٹی تو اس نے بھی اپنے آپ کو درختوں کے جھنڈ میں پایا وہ خوش تھا کہ اس کا بھائی ناگ نے تلسی غار میں بند جادوگر کے جسم سے دل اور دماغ نکال کر ضائع کر دیا ہے۔ تب ہی تو تمام جادوئی مقام تبدیل ہو گیا ہے پھر اسے فوراً ماریا کا خیال آیا۔ جو اس کے خیال کے مطابق قریب ہی کہیں ہونی چاہیئے تھی۔ لیکن اس نے چاروں طرف گھوم پھر کر اس کی خوشبو سونگھنے کی کوشش کی لیکن ماریا کا کہیں پتہ نہ تھا۔ پھر وہ بیٹھ کر ماریا کا انتظار کرنے لگا۔

ماریا آبادی تک پہنچ کر ایک بازار کے قریب کھڑی اندازہ لگا رہی تھی۔ کہ یہاں کس کی حکومت ہے یہاں کے لوگوں میں افراتفری مچی ہوئی تھی لوگ گھبرائے

پھرائے پھر رہے تھے۔ سرکاری ہرکارے بھی گھوڑوں پر آ جا رہے تھے۔ ایک جگہ چند آدمی اکٹھے ہو کر گرما گرم بحث میں مشغول تھے۔

ماریا بھی ان کے قریب جا کر سننے لگی اور تب اسے معلوم ہوا کہ وہ اس وقت کاٹھیا واڑ کے شہر میں موجود ہے اور یہاں پر راجا راجپال کی حکومت ہے یہ شہر سمندر کے کنارے واقع ہے اور سومنات کا مندر یہاں ہونے کی وجہ سے اس شہر کی ہندوؤں میں بڑی عزت ہے بڑے بڑے راجہ مہاراجہ یہاں چڑھاوے چڑھانے آتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے اس مندر میں بے حساب دولت ہے۔

یہ ۱۰۲۴ء سن ہے اور افراتفری کی وجہ سلطان محمود غزنوی ہے اس کی فوج ظفر موج منزلیں مارتی ہوئی اس شہر کی طرف حملہ کرنے کی غرض سے آ رہی ہے۔ یہ سلطان محمود غزنوی کا سترھواں حملہ ہے ہندوستان پر۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ ہندوستان کے راجے جو پہلے آپس کی دشمنیوں میں بٹے ہوئے تھے۔ ایک مرکز پہ اکٹھے ہو گئے ہیں اور یہاں راجہ نے سلطان کو خراج دینے سے انکار کر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ہوتے خود مختاری کا اعلان کر دیا ہے۔ اور ہندوستان کے کونے کونے سے تمام راجاؤں کی فوجیں اکٹھی ہو کر سلطان کی مقابلے کی تیاری میں مصروف ہیں اس سے قبل سلطان سولہ مرتبہ ہندوستان پر حملے کر کے ان راجاؤں کے دانت کھٹے کر چکا ہے۔

ہندوؤں کا بچہ بچہ جوش اور ولولے سے جنگ کی تیاری میں مصروف ہے اس لئے کہ سومنات کے مندر کے بڑے پجاری وشال ناتھ نے اعلان کیا ہے کہ مجھے دیوتا نے خواب میں بشارت دی ہے کہ وہ محمود کے ناپاک قدم اس دھرتی پر نہیں آنے دیں گے۔ اور جیت یقیناً ہماری ہو گی اس وجہ سے ہندوستان کے تمام راجے جو غزنوی تلواروں کے لگائے ہوئے زخم اب تک چاٹتے پھر رہے تھے محمود غزنوی سے بدلہ لینے کے لئے اکٹھے ہو گئے ہیں اس یقین پر کہ دیوتا نے ان کی مدد کا وعدہ کر لیا ہے۔ اور اب فتح صرف ہندوؤں کی ہو گی۔

ماریا نے یہ سب کچھ سنا کہ وہ مجاہد اسلام سلطان محمود کی فوج کی شان میں گستاخیاں کر رہے تھے جس کی وجہ سے ماریا کا خون کھول رہا تھا۔ اگر

عنبر کے لئے اور ناگ کیلئے وہ فکر مند نہ ہوتی اور ان کا اسے انتظار اور تلاش نہ ہوتی تو اب تک وہ کئی گستاخوں سے بدلہ لے چکی ہوتی۔

ناگ۔ جادوگر کی موت کے بعد فوراً پرندہ بن کر اڑا اور سیدھا کالی پہاڑیوں کا رخ کیا وہ کافی بلندی پر اور کافی دیر اڑتا رہا۔ لیکن اسے کالی پہاڑیوں کا سلسلہ کہیں نظر نہیں آیا اور وہ سوچ رہا تھا شاید وہ راستہ بھول گیا ہے اور یہ خیال اس کی پریشانی کا باعث بن رہا تھا۔ کیوں کہ وقت ختم ہو گیا تھا اور وہ سوچ رہا تھا کہیں ماریا اسے مصیبت میں سمجھ کر خود بھی ہمالیہ کی طرف روانہ نہ ہو جائے آخر جب کافی دوڑ دھوپ کے بعد ناگ کو کالی پہاڑیاں نظر نہ آئیں۔ تو وہ ایک آبادی کے باہر ہی اتر گیا۔ کر کسی سے معلوم کرے کہ کالی پہاڑیوں کا سلسلہ کس سمت ہے۔

ادھر جب عنبر ناگ اور ماریا کا انتظار کرتے تھک گیا تو اس نے سوچا ہماری زندگی میں ملنا بچھڑنا ہوتا ہی ہے۔ وہ دونوں ہندوستان میں ہیں تو کہیں نہ کہیں ملاقات ہو ہی جائے گی اس جگہ کب تک پڑا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رہوں گا۔ کسی شہر میں جا کر ٹھہرنا چاہیئے ہو سکتا ہے وہ دونوں بھی کسی قریبی شہر میں ہوں۔ لہٰذا عنبر نے بھی ایک طرف چلنا شروع کر دیا وہ ایک میدان سے گزر رہا تھا جہاں بڑی بڑی گھنی جھاڑیوں اور درختوں کا جال واقع تھا۔ اس نے بیل گاڑی پر قریب ہی کچی سڑک پر ایک خاندان کو سفر کرتے ہوئے دیکھا وہ غالباً کسی دوسرے شہر سے ہجرت کر کے آ رہے تھے۔ کیوں کہ ان کے ساتھ بہت سارا سامان بھی لدا ہوا تھا۔ دو تین عورتیں اور چار مرد تھے مرد گھوڑوں پر سوار تھے اور عورتیں مع سامان کے چھکڑے پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ انہوں نے ہندوانی لباس پہن رکھا رکھا تھا اور کافی زیورات بھی ان کے جسم پر موجود تھے۔ جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ کافی آسودہ حال خاندان ہے۔

اچانک جھاڑیوں سے نکل کر چند آدمی ان پر حملہ آور ہوئے خاندان کے آدمی بھی کافی بہادر اور جوان تھے لیکن تعداد میں ڈاکوؤں سے کم تھے لیکن انہوں نے بہت بہادری سے مقابلہ کیا لیکن ڈاکوؤں کی زیادہ تعداد ان پر غالب آ گئی اور ڈاکوؤں کے سردار نے ان چاروں

کی مشکیں باندھ کر انہیں زمین پر ڈال دیا اور اپنے ساتھیوں کو حکم دیا۔

سامان چھکڑے میں ہی رہنے دو۔ عورتوں کو اتار لو اور ان کے زیور اتار لو۔

فوراً ہی اس کے حکم پر عمل کیا گیا ان عورتوں میں شاید دو ان آدمیوں کی بیویاں تھیں اور ایک بہن اور ایک ماں تھی۔

ماں نے ڈاکوؤں سے کہا کہ یہ بہادری نہیں کرتم نے میرے چاروں بیٹوں کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنے بیس آدمی ان کے سامنے لا کھڑے کئے ہم راجپوت ہیں۔ اور غیرت کے لئے کٹ مرتے ہیں کوئی بھی آدمی میری بہوؤں اور بیٹی کے قریب مت آئے۔

پھر اس نے حکم دیا اپنے زیور اتار کر ان کتوں کے آگے ڈال دو۔

نوجوان عورتوں نے زیور اتار کر زمین پر ڈال دیئے۔

عنبر یہ تمام ماجرہ دل چسپی سے دیکھ رہا تھا۔ اور دل ہی دل میں ان بہادروں کی تعریف کر رہا تھا۔ جنہوں نے تھوڑے ہی وقفے میں دس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ڈاکوؤں کو قتل کر دیا تھا۔ اسے اس بہادر خاندان سے پوری ہمدردی تھی۔ اور وہ موقع کا انتظار کر رہا تھا ڈاکوؤں کا سردار اپنے آدمیوں کے انتقام میں پاگل ہو رہا تھا اس کی اضطرابی کیفیت اس کے گھوڑے سے ظاہر ہو رہی تھی، جس کے قدم ہی زمین پر نہ ٹک رہے تھے۔ اور وہ اِدھر سے اُدھر مچھلی کی طرح تڑپتا پھر رہا تھا۔

سردار کے ہاتھ میں ننگی تلوار تھی اور سامنے چاروں زخمی بہادر راجپوت زمین پر پڑے ہوئے تھے۔ ڈاکوؤں نے تمام زیورات زمین سے اکٹھے کر لئے تو سردار نے حکم دیا۔

عورت یہ چھکڑا خالی کر دے اب اس پر میرے سامان کے ساتھ میرے ساتھیوں کی لاشیں اور زخمی بھی میرے ساتھ جائیں گے۔

عورت کے حکم سے تمام لڑکیاں چھکڑے سے اُتر آئیں۔ تب تمام زخمی اور لاشیں چھکڑے پر لاد دی گئیں۔ عنبر ان ڈاکوؤں کے باصل قریب ہی ایک جھاڑی کی اوٹ سے سب کچھ دیکھ رہا تھا۔

تب سردار نے غصے سے کہا تم لوگ راجپوت ہو

اور غیرت کے نام پر کٹ مرتے ہیں۔ پھر اس نے حکم دیا ساتھیوں!

ان میں سے جوان لڑکیوں کو علیحدہ کر دو۔

جوں ہی دو ڈاکو لڑکیوں کی طرف بڑھے اور انہوں نے اپنے ہاتھ بڑھا کر انہیں پکڑنا چاہا بوڑھی عورت نے اپنے بیٹے کی پڑی ہوئی تلوار اٹھا لی اور دونوں ڈاکوؤں کے ہاتھ ایک ہی وار میں کاٹ دیئے۔

عنبر نے دل ہی دل میں ماں کی بہادری کی تعریف کی لیکن ڈاکوؤں کا سردار قہر و غضب میں آگیا اور آگے بڑھ کر ایک ہی وار میں بوڑھی عورت کا سر تن سے جدا کر دیا اور حکم دیا

ان چاروں زخمی جوانوں کو بھی ختم کر دو اور ان لڑکیوں کو بھی ساتھ لے چلو۔

ڈاکوؤں نے اپنی تلواریں میان سے نکال لیں اور زخمیوں کی طرف بڑھے جن میں سے ایک نے کہا۔

تم بزدل ہو بہادر ہوتے تو ہمارے ہاتھ کھول دیتے اب اگر ظلم کرنا ہی ہے۔ تو ابتدا ہم سے کرو ہم اپنی زندگی میں اپنی عورتوں کو ڈاکوؤں کے ساتھ نہیں دیکھ سکتے ہم قتل ہو جائیں تو ہماری لاشوں پر سے ہماری عورتوں کو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

غصے میں بھرے ان نوجوانوں کو اپنے محسن کا کہنا ماننا پڑا گیا مگر ماں کی لاش دیکھ کر وہ ڈاکوؤں کی بوٹیاں اڑا دینا چاہتے تھے۔ خواہ اس لڑائی میں خود بھی ہلاک ہو جاتے تب عنبر نے پھر حکم دیا۔

تمام زیورات ان عورتوں کو واپس کر دو۔

مجبوراً یہ حکم بھی ماننا پڑا اور تمام زیورات واپس کر دیے گئے۔

عنبر نے لڑکوں سے کہا ڈاکوؤں کی لاشیں اور زخمیوں کو نیچے اتار دو۔ اور عورتوں کو چھکڑے پر بٹھا دو۔

چاروں لڑکوں نے حکم پر عمل کیا اور اب تمام سامان اور عورتیں چھکڑے پر موجود تھے۔

عنبر نے نوجوانوں سے کہا بہادر لڑکو میں جانتا ہوں تم راجپوت ہو اور بات کے دھنی ہو لیکن وقت کی نزاکت کو سمجھنا ضروری امر ہے اپنے گھوڑوں پر سوار ہو جاؤ اور گاڑی بان سے کہو گاڑی کو تیزی سے لے کر اپنی منزل کی طرف روانہ ہو جائے۔ اور اس کے ساتھ ہی تم چاروں بھی چلے جاؤ۔

بڑے لڑکے نے کہا تم ہمارے محسن ہو اور ہمارے ہی بہادری پر تف ہے۔ کہ اگر ہم اپنی جان و مال اور غیرت

لے جانا۔

ڈاکوؤں کے سردار نے کہا میرا منہ کیا دیکھتے ہو ان کی زبانیں بند کر دو بے چارے غیرت مند ہیں اپنی غیرت کو لٹتا ہوا نہیں دیکھ سکتے۔ جوں ہی چار ڈاکو ان بہادروں کی طرف بڑھے

عنبر نے جھاڑیوں میں سے ایک چھلانگ سردار کے گھوڑے پر لگائی۔ اور اس کے پیچھے جا بیٹھا اور تلوار چھین کر اس کی دھار سردار کے گلے پر رکھ کر حکم دیا۔

سب پیچھے ہٹ جاؤ ورنہ تمہارے سردار کے گلے سے یہ دھار پار ہو جائے گی۔

ڈاکوؤں کے قدم وہیں رک گئے۔

دوسرا حکم اس نے دیا ایک ڈاکو خالی ہاتھ آگے بڑھے اور ان چاروں کو رسیوں کی بندش سے آزاد کر دے۔

ڈاکو نے سردار کی طرف کی دیکھا سردار نے کہا کہ جو یہ کہہ رہا ہے کرو۔

ڈاکو نے آگے بڑھ کر چاروں نوجوانوں کو کھول دیا۔ جنہوں نے آزاد ہوتے ہی اپنی تلوار زمین سے اٹھا لی۔ پھر عنبر نے انہیں حکم دیا۔

نوجوانوں جب تک میں نہ کہوں کسی پر حملہ نہ کرنا۔ مجبوراً

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بچانے کے لئے تمہیں میدان میں تنہا چھوڑ دیں۔ اب ہم آزاد ہیں گو کہ زخمی ہیں لیکن پھر بھی تمہارے کندھے سے کندھا ملا کر لڑ سکتے ہیں اس سردار کو چھوڑ کر آ جاؤ گو کہ یہ اب بھی تعداد میں ہم سے زیادہ ہیں لیکن ہمیں یقین ہے کہ تم جیسے بہادر ساتھی کے آ جانے سے ہم ڈٹ کر مقابلہ کریں گے۔

عنبر نے کہا ضد نہ کرو مجھے تمہاری بہادری پر کوئی شک نہیں میں ان کے لئے تنہا ہی کافی ہوں اس اعتماد کے ساتھ جاؤ کہ میں ان کو تمہارے پیچھے نہ آنے دوں گا

سب نے یک زبان ہو کر کہا

ہمارے محسن ہمارے صبر کو نہ آزماؤ ہماری ماں کی لاش ہمیں انتقام کے لئے پکار رہی ہے۔ اور ہمیں قسم ہے اپنی ماں کے اس خون کی۔ جب تک بدلہ نہ لیں گے یہاں سے ایک قدم نہیں اٹھائیں گے۔

تب عنبر نے مجبور ہو کر کہا تو ہوشیار ہو جاؤ اور چھلانگ لگا کر سردار کے گھوڑے سے اتر گیا پھر کیا تھا سارے ڈاکوؤں نے تلواریں بے نیام کر لیں اور مقابلہ شروع ہو گیا۔ ڈاکو بالکل ٹھیک اور تندرست حالت میں تھے جب کہ ان کے مقابل چاروں لڑکے زخمی تھے

لیکن عنبر ان کے سامنے دیوار بنا ہوا تھا وہ چھلاوے کی طرح سے کبھی کہیں اور کبھی کسی کونے سے وار کرتا اور گزر جاتا لیکن عنبر کی تلوار کئی ڈاکوؤں کو زندگی کی قید سے رہائی دلا چکی تھی۔ جب کہ ڈاکو اس کے جسم پر کوئی زخم نہ لگا سکا تھا اور اس کے جسم پر پڑنے والی تلوار ایک چھناکے کے ساتھ ٹوٹ جاتی تھی۔

ڈاکوؤں کا سردار عقل مند تھا سمجھ گیا کہ ان کا مد مقابل کوئی خصوصی طاقت اپنے اندر رکھتا ہے اور پھر وہ کئی ساتھیوں سے بھی محروم ہو گیا تھا اس نے تمام ڈاکوؤں کو حکم دیا

اپنی جان بچاؤ اور راہ فرار اختیار کر لو۔ تمام ڈاکو دم دبا کر مع سردار کے فرار ہو گئے

چاروں بھائیوں نے عنبر کا شکریہ ادا کیا لیکن عنبر نے کہا ذرا سی دیر کے سبب میں تمہاری ماں کو نہ بچا سکا مجھے افسوس ہے۔

پھر بیٹوں نے ماں کی لاش کو چھکڑے پر ڈالا اور عنبر سے کہا

بھائی ہم لوگ کاٹھیا وار جا رہے ہیں سنا ہے کہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سلطان محمود غزنوی بہت بڑا حملہ کرنے والا ہے۔ لہٰذا راجہ کا حکم ہے کہ تمام سرحدی شہر خالی کر کے ساری طاقت سوم ناتھ جی کی حفاظت کے لیے ایک جگہ اکٹھی کی جائے اسی حکم کے تحت ہم اپنا گاؤں چھوڑ کر کاٹھیا وار جا رہے تھے۔ کہ راستے میں ان ڈاکوؤں نے ہمیں آلیا۔ میرا نام امرناتھ ہے اور ان سب بھائیوں سے بڑا ہوں ہمارے چاچا جی پرتھ ناتھ اس شہر کے بہت بڑے رئیس ہیں اور سونے کی تجارت کرتے ہیں جب کبھی اس طرف آنا ہو۔ ہمارے مہمان ٹھہرنا تمہاری خدمت کر کے ہمیں بہت خوشی ہو گی۔ اگر شہر چلنا ہو تو ہمارے ہی ساتھ چلو لیکن عنبر کو تو ماریا اور ناگ کی تلاش کرنا تھی وہ اس جھنجھٹ میں پڑنا نہیں چاہتا تھا۔ اس لیے اس نے بہانہ کر دیا کہ وہ کہیں اور جا رہا ہے۔

تمام لڑکیوں اور لڑکوں نے اسے جھک کر سلام کیا اور شہر کی طرف روانہ ہو گئے۔

تھوڑی دیر عنبر نے سوچا کہ ایک دفعہ پھر مجاہد اسلام نے کفر کے دروازے پر دستک دی ہے اسے معلوم تھا کہ فتح سلطان کی ہو گی اور سومنات کا بت سلطان ہی کے ہاتھوں ٹوٹے گا۔ اسے اسلام کے اس مجاہد کی فتح

کی خوشی تھی اور اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ پر لگا کر سلطان کی فوج میں جائے اور اسے فتح کی خوشخبری دے لیکن ایسا کرنا مناسب نہ تھا۔ گو کہ اس کی آنکھوں نے اس جنگ کو پہلے بھی دیکھا تھا لیکن پھر بھی اسے خاموش ہی رہنا تھا۔

اس نے کاٹھیا وار جانے کا ارادہ بدل دیا اب اس کی منزل سلطان کی فوج کا پڑاؤ تھا۔ اس نے ڈاکوؤں کا ایک گھوڑا جو آوارہ پھر رہا تھا قابو کیا اور اس سمت روانہ ہو گیا۔

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

راجکماری شکنتلا اور ماریا

ماریا نے اس شہر میں عنبر اور ناگ کو بہت تلاش کیا لیکن اسے کہیں بھی وہ نظر نہ آئے ماریا سوچ رہی تھی کہ ضرور وہ لوگ کسی اور جگہ چلے گئے ہیں یا پھر ہو سکتا ہے کسی مصیبت میں پھنس گئے ہوں خدا جانے ناگ نے عنبر کو رہا بھی کروایا ہے کہ وہ ابھی تک پتھر بنا کہیں سزا بھگت رہا ہے کیونکہ آنکھ کھلنے کے بعد تو اسے وہ جگہ پھر نظر ہی نہ آئی تھی۔ جس جگہ عنبر قید تھا اور وہاں اژدھا پڑا تھا جو جادوگر کا مسکن تھا اور وہ حیران تھی کہ زمانہ بھی نہیں بدلا پھر جگہ کیسے بدل گئی بہر حال اس سوچ بچار اور عنبر ناگ کی تلاش میں وہ راجا کے محل میں چلی گئی۔ جہاں راجا اور رانی دونوں بیٹھے ہوئے سلطان محمود کے متعلق گفتگو کر رہے تھے راجا کہہ رہا تھا فکر کی بات نہیں رانی پہلے ہم اکیلے تھے تو محمود نے سولہ بار ہمیں لوٹ لیا ہمارے بزرگ آپس میں لڑتے رہے۔ لیکن یہ نوجوان نسل جنہوں نے بھارت ورش

کی مٹی کی سوگند کھا کر کہا ہے کہ اب کوئی لٹیرا باہر سے آکر انہیں لوٹ نہیں سکتا اس دیش کا ہر شہر کسی ایک کی نہیں سب کی ملکیت ہے۔ اور اس کی حفاظت اس کی ذمہ داری ہے ہم محمود کو ایک ایسا سبق دیں گے کہ تاریخ میں یادگار رہے گا۔

رانی نے کہا بہادر سورما راجپوتوں کے علاوہ خود سومناتھ دیوتا نے یقین دلایا ہے۔ کہ اس پوتر دھرتی پہ وہ کسی مسلمان ملیچھ کے پاؤں نہیں آنے دیں گے۔

راجا نے کہا ٹھیک ہے پنڈت جی نے خود مجھ سے کہا ہے کہ انہیں سومناتھ دیوتا نے یقین دلا دیا ہے۔

ماریا نے یہ باتیں سنیں تو دل میں کہا کتنا جھوٹا ہے وہ پنڈت اور اس سے زیادہ یہ دیوتا سومناتھ جو اپنے ناک سے مکھی تک نہیں اڑا سکتا۔ اسے تو معلوم تھا کہ فتح سلطان کی ہو گی۔ کیوں کہ وہ تینوں اس جنگ کو اپنی اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے تھے۔ اسے سومناتھ کے بت کا پتہ تھا۔ کہ اس بت شکن مجاہد کی تلوار اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گا۔

ابھی وہ سوچ ہی رہی تھی کہ راج کماری شکنتلا شکاری لباس میں تیر کمان اور تلوار سجائے داخل ہوئی پہلے ماں باپ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کو ہاتھ جوڑ کر سلام کیا اور پھر کہا

پتا جی میں شکار کے لئے جا رہی ہوں۔ مجھے آگیا دیں۔

راجا نے کہا بیٹی جب اس لمبے دشمن کی فوجیں بڑھتی آ رہی ہیں تمہارا گھر سے نکلنا ٹھیک نہیں اپنے تیر اور تلوار کے جوہر جانوروں پر نہیں مسلمان سپاہیوں پر آزمانا۔

شکنتلا نے کہا پتا جی جہاں آج وہ دن دور نہیں جب آپ اپنی آنکھوں سے اس تلوار کے جوہر رن بھومی میں دیکھ لیں گے۔

رانی نے کہا بیٹی! ہمارا کوئی بیٹا نہیں ہے تم ہی ہماری آنکھ کا تارا ہو ہمیں نگاہوں سے دور کرنے کو جی نہیں چاہتا۔

شکنتلا نے کہا تو میرا بھی مطلب ہے رانی ماں۔ میں میں بیٹی نہیں آپ کا بیٹا ہوں اور بیٹوں کے ہاتھ میں تلوار ہی سجتی ہے آج جانوروں پر آزمانے دیں کیوں کہ کل یہی تلوار مسلمانوں کے گلے پر چلنے والی ہے میں اس کے جوہر آزما رہی ہوں۔

راجا نے خوش ہو کر کہا رانی! شکنتلا ٹھیک ہی کہتی ہے تم نے بیٹے ہی کی طرح اس کی تربیت کی ہے اسے اپنے جوہر آزمانے دو۔

بیٹا کسی کمزور جانور کا شکار نہ کرنا شکار کا شوق ہے تو تلوار شیر کی دھار پر آزمانا تمہاری واپسی پر ہم تمہارے ساتھ شیر کا سر دیکھنا چاہتے ہیں۔

شکنتلا نے کہا ٹھیک ہے پتا جی آج صرف شیر کا شکار ہوگا اور واپسی پر اس کا سر آپ کی نذر ہوگا۔

ماریا کو یہ بہادر اور خوب صورت لڑکی بڑی پیاری لگی اس کا دل چاہا اسے سہیلی بنا لے لیکن پھر اس نے یہ سوچ کر اپنی خواہش دل میں ہی دبا لی کہ کون غائب قسم کی لڑکی ہے۔ دوستی کرے گا جو کسی کو نظر ہی نہیں آتی لیکن پھر جلد ہی وہ راج کماری کے پیچھے ہی باہر نکل گئی۔ جہاں راج کماری اپنے شکاری دستے کے ساتھ اپنی نہایت قیمتی رتھ پر سوار ہو گئی۔

تھا۔ ڈر تھا۔ بادل زور سے گرجا بجلی چمکی اور ایک دم تیزی سے بارش شروع ہو گئی۔

عنبر نے گھبرا کر چاروں طرف نگاہ کی اور ایک طرف اسے ایک مندر نظر آیا۔ جس میں روشنی ہو رہی تھی عنبر نے غنیمت جان کر ادھر ہی کا رُخ کیا کیوں کہ وہ جانتا تھا کہ گھوڑا سارا دن تیز رفتار سے سفر کرتا رہا ہے اس کا جسم پسینے سے شرابور ہے ایسے وقت میں اس کے گرم جسم پر اگر بارش ہوتی رہی تو وہ بیمار ہو جائے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

گا اس نے مندر کی سمت گھوڑے کا رُخ موڑ کر راسیں ڈھیلی چھوڑ دیں۔

گھوڑا اچھا سدھایا ہوا تھا سوار کا مطلب سمجھ گیا اور تیر کی طرح مندر کا رخ کیا اس سے پیشتر کہ بارش سوار کو شرابور کر دے۔ گھوڑا عنبر کو لے کر مندر تک پہنچ گیا۔

عنبر نے گھوڑے کو باہر چھت کے نیچے باندھ دیا اور کاٹھی اس پر سے اتار دی پیار سے اس کے بھیگے ہوئے جسم پر ہاتھ پھیرا۔ گھوڑے نے بھی ہنہنا کر اس کا جواب دیا۔

عنبر نے محسوس کرتے ہوئے کہ گھوڑے کا جسم مادیا نے بھی چھلانگ لگائی اور ساتھ ہی بیٹھ گئی اور پھر لگاموں کا اشارہ پاتے ہی چار گھوڑوں کی یہ رتھ ہوا سے باتیں کرنے لگی۔

دائیں اور بائیں دوسرے سوار تھے۔ جو ہتھیاروں سے لیس تھے۔

عنبر تیزی سے منزلیں مارتا ہوا اس شہر کی طرف جا رہا تھا۔ جہاں سلطان محمود غزنوی کی فوج خیمہ زن تھی۔ سورج بادلوں کی گود میں چھپ گیا تھا۔ اور ہر سو اندھیرا ہی اندھیرا پھیل گیا تھا۔ آسمان پر کالی گھٹائیں چھا گئی تھیں

اور موسلا دھار بارش کا امکان تھا۔

عنبر آبادی سے دور گھوڑے کو سرپٹ دوڑاتا جا رہا تھا۔ اس کا مقصد تھا بارش آنے سے پہلے کسی محفوظ مقام تک پہنچ جاتے۔ دن بھر کا سفر کر کے گھوڑا تھک گیا تھا۔ اور اس کی رفتار میں خاصی کمی آگئی تھی۔ عنبر خود تو بارش میں بھیگ کر بھی سفر جاری رکھ سکتا تھا۔ کیوں کہ اس پر تو موسموں کا کوئی اثر ہوتا نہیں تھا۔ لیکن بے زبان جانور کا خیال تھا جو دن بھر سفر کرتے کرتے تھک گیا تھا۔ اور بھوکا بھی تھا۔ کیوں کہ عنبر نے راستے میں کہیں بھی رُکے بغیر یہ سفر جاری رکھا تھا۔ آخر وہی ہوا جس کا ڈر تھا بھیگ گیا ہے۔ چادر سے اس کا جسم صاف کیا اس سائبان کے نیچے ہی لکڑی کی ایک کھرلی بنی ہوئی تھی شاید یہ جگہ جانوروں کے لئے ہی بنائی گئی تھی اور اتفاق کی بات ہے اس میں کافی چارہ بھی پڑا ہوا تھا جسے دیکھتے ہی گھوڑے نے اس میں منہ مارنا شروع کر دیا۔

یہ مندر کے بائیں طرف کا حصہ تھا جو صدر دروازے سے کافی ہٹا ہوا تھا۔ اور قدرے چھپا ہوا تھا کیوں کہ اسی وقت عنبر نے گڑگڑاہٹ کی آواز سنی عنبر نے دیکھا کہ ایک رتھ جس میں قوی ہیکل جوان اور نہایت خوبصورت ایک لڑکی شامل تھی۔ چلی آ رہی تھی۔ نوجوان نے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رتھ کو مندر کے صدر دروازے پر روک دیا اور اندر روشنی دیکھ کر لڑکی کے ساتھ ہی اندر چلا گیا۔ اب عنبر کو تشویش ہوئی عام حالت میں وہ یہیں رک کر بارش کے تھم جانے کا انتظار کرتا لیکن لڑکی اور نوجوان کی آمد جو نہایت قیمتی ملبوسات میں ملبوس زیورات کے ساتھ آراستہ تھی، نے اسے شک میں ڈال دیا۔ وہ بھی دبے پاؤں اندر داخل ہو گیا۔

مندر کے باہر والے چراغ تیز ہوا کی وجہ سے بجھ گئے تھے۔ ان میں سے اُٹھتا ہوا دھواں اور جلے ہوئے تیل کی بو بتا رہی تھی کہ آندھی اور بارش سے پہلے یہ روشن تھے، لیکن اب یہاں اندھیرا تھا۔ اور عنبر کے لئے یہ غنیمت تھا۔ صرف ایک کمرے سے روشنی چھن چھن کر جالیوں سے باہر آ رہی تھی۔ نوجوان اور لڑکی اسی کمرے میں گئے تھے۔ عنبر بھی دبے پاؤں اسی کمرے کی طرف چلا گیا۔ دروازہ پوری طرح سے بند نہ تھا۔ اور ان دونوں درازوں میں سے اندر سب کچھ نظر آ رہا تھا۔

ایک پنڈت ہرن کی کھال پر بیٹھا ہوا ایک کپڑے پر لکھی ہوئی تحریر کو پڑھ رہا تھا۔ سامنے نوجوان اور لڑکی دروازے کی طرف پیٹھ کئے کھڑے تھے۔ پنڈت نے تحریر پڑھ کر کپڑے کو دوبارہ اس لکڑی پر لپیٹ

دیا۔ جو ساتھ لگی ہوئی تھی اور نوجوان اور لڑکی پر ایک نگاہ ڈالتے ہوئے کہا۔

میں نے گرو جی مہا پنڈت وشال ناتھ کا یہ خط پڑھ لیا ہے۔ میں ان کا سیوک ہوں انہوں نے لکھا ہے یہ وش کنیا ہے جسے بچپن سے سانپوں کے جھوٹے دودھ پر پالا ہے۔ اس کے لڑکی کے خون میں اس طرح شامل ہے کہ اگر اس کی سانس بھی کسی کے منہ میں چلی جائے تو وہ مر جاتے اسے کسی صورت بھی محمود غزنوی تک پہنچانا ہے تاکہ موقعہ ملتے ہی یہ زہریلی ناگن اسے ختم کر دے۔

لیکن بالک مجھ تک پہنچنے والی اطلاع کے مطابق محمود پکا مسلمان ہے اپنی بیوی کے علاوہ نہ اس کے پاس کوئی داسی ہے اور نہ ہی کسی عورت کو اس سے ملنے کا حکم ہے۔ عورتیں اور لڑکیاں صرف اس کی رانی سے ہی مل سکتی ہیں۔

گرو جی نے لکھا ہے کہ اس کے گھنگھروں کی جھنکار اور اس کے بدن کی ادائیں محمود کو دیوانہ بنا دیں گی مگر مجھے پتا ہے محمود غزنی آدمی ہے راگ رنگ کی محفلیں اس کے ہاں نہیں سجتیں۔

نوجوان نے کہا پنڈت جی ہمارا | میں تو راجا جی کی سینا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کا ایک افسر ہوں۔ میرے ذمے صرف یہی کام تھا۔ اس لڑکی کو خفیہ طور پر حفاظت سے آپ تک پہنچا دوں سپاہی کا کام تو تلوار چلانا ہوتا ہے۔ وہ مجھے آتا ہے دماغی داؤ پیچ سے میں ناواقف ہوں۔ اس لڑکی کو میں واپس تو لے جا نہیں سکتا۔ ہاں جو حکم آپ دیں گے مہا پنڈت جی تک پہنچا دوں گا۔

عنبر نہایت دل چسپی سے یہ واقعہ سن رہا تھا۔ اور سوچ رہا تھا کم بختوں نے کیسے کیسے اوچھے ہتھیار آزمانے شروع کر دیتے ہیں۔ وہ اپنے راجاؤں کی طرح سے راگ رنگ اور رقص و سرور کے رسیا اس مجاہد کو سمجھ رہے ہیں۔ جو اپنے آقا کالی مکی والی سرکار پر جب تک دس ہزار مرتبہ درود نہ بھیجے سوتا ہی نہیں۔

یہ سب باتیں عنبر کو پہلے ہی سے معلوم تھیں وہ سلطان کے کردار سے واقف تھا۔ اسے یہ بھی علم تھا کہ سلطان اس مرتبہ ہندوستان کی دولت لوٹنے نہیں آیا بلکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر اس نے فوج کشی کی ہے پنڈت نے ایک دفعہ پھر عنبر کی توجہ اپنی طرف مبذول کر لی۔ جو نوجوان افسر سے کہہ رہا تھا۔

گرو جی کو میرا پرنام کہنا اور کہہ دینا ان کے حکم کی تعمیل ہو جائے گی۔ میں اپنے جاسوسوں کے ذریعے اس لڑکی

کو سلطان تک پہنچا دوں گا آگے کیا کرنا ہے یہ لڑکی اس بات سے واقف ہو گی۔

لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ہمارا راج صرف اس داسی کو سلطان تک پہنچانے کا بندوبست کر دیں جو کچھ کرنا ہے اس کے لئے مجھے بچپن سے سکھایا گیا ہے۔

پنڈت نے کہا بہت خوب بیٹھ جاؤ بیٹی دھرم کو جب خطرہ ہو تو شکتی کو اپنا تن من دھن سب کچھ دھرم کی بھینٹ کر دینا چاہیئے۔ تمہاری یہ قربانی ہندو دھرم پر احسان ہے پھر اس نے نوجوان سے کہا بارش تھم گئی ہے تم اگر جانا چاہو تو اجازت ہے۔ اور اگر ٹھہرنا ہو تو میں اس کا انتظام کئے دیتا ہوں۔

نوجوان نے کہا دیش جوالا مکھی کے دہانے پر کھڑا ہے ایسے میں آرام کی کسے ہوش ہے۔ میری سینا میں سخت ضرورت ہے مجھے تو بارش میں بھی واپس جانا تھا۔ صرف اس لڑکی کو حفاظت سے آپ تک پہنچا دیا ہے۔ اب میں آگیا چاہوں گا۔

عنبر نے مطلب کی بات سن لی تھی۔ اور لڑکی کو اچھی طرح پہچان لیا تھا اب تو وہ کسی بھی روپ یا کسی بھی لباس میں ہو وہ اسے پہچان سکتا ہے۔

عنبر وہاں سے ہٹ کر ایک ستون کی آڑ میں ہو گیا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

نوجوان سپاہی تیزی سے اس کے قریب سے گزر گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی رتھ کے بھاری پہیوں کی آواز وہ سن رہا تھا جو دور ہوتی جا رہی تھی۔

رانی کماری شکنتلا کے خیال میں بھی یہ بات نہ تھی کہ اچانک موسم خراب ہو جائے گا۔ اور آندھی کے ساتھ ساتھ موسلا دھار بارش بھی شروع ہو جائے گی۔ وہ شکار گاہ پہنچ کر بارش کا شکار ہو جائے گی۔ سارے ہی ساتھی گھنے درختوں کے نیچے گھوڑوں سمیت پناہ لے چکے تھے۔ شکنتلا بھی اپنے رتھ کو لے کر ایک بڑ کے بہت بڑے درخت کے نیچے بارش کے رُکنے کا انتظار کر رہی تھی۔ وہ ضدی لڑکی تھی۔ ورنہ ہاتھی سنگھ اسے پہلے ہی راستے میں کہہ چکا تھا۔ کہ موسم کے آثار شکار کے مخالف جا رہے ہیں۔ ایسے میں واپس چلنا چاہیئے۔ لیکن اس نے جواب دیا تھا اب چاہے جو کچھ بھی ہو وہ ماتا اور پتا جی کو وچن دے کر آئی ہے۔ کہ شیر کا سر لا کر ان کے قدموں میں ڈال دے گی۔ میں شیر کے شکار بنا واپس نہیں جاؤں گی ہاتھی سنگھ سمجھ دار آدمی تھا۔ اسے پتہ تھا یہ بال ہٹ بھی ہے اور راج ہٹ بھی ہے۔

رانی کماری کسی صورت واپس نہیں جائے گی اور بارش میں شیر اپنی پناہ گاہ چھوڑ کر نکلنا کہاں پسند کرے گا

لیکن وہ مجبور تھا اس بڑ کے پاس ایک بہت بڑا ٹبہ تھا اور اس بڑ کی کئی داڑھیاں تنے بن کر زمین میں جا دھنسی تھیں۔

اتفاق کی بات ہے کہ اسی بڑ کے ٹبے میں گیدڑوں کی ایک پناہ گاہ خالی کروا کے شیر نے اپنا ٹھکانہ بنا لیا تھا۔ کیونکہ پاس ہی ایک ندی بہتی تھی اور قریب ہی جنگل کافی گھنا تھا۔ جہاں ہرن کثرت سے پائے جاتے تھے۔ اور شیر کو شکار کے لئے دور سے آنا نہیں پڑتا تھا۔ وہ دن بھر درخت کی ٹھنڈی چھاؤں میں ٹبے کی ایک جھٹ میں پڑا رہتا۔ اور رات کو قریبی جنگل سے شکار مار لاتا۔ پانی کے لئے ندی بھی بالکل قریب ہی تھی۔ کیوں کہ شیر کی یہ عادت ہے کہ وہ رات کو خون اور گوشت کھا کر آرام کرتا ہے۔ اور صبح سویرے ہی اسے پیاس لگتی ہے اور وہ پانی پینے ندی پر آتا ہے۔

شیر نے جو شکار کی بو سونگھی اس نے آہستہ سے اپنے جھٹ میں سے جھانکا۔ چار موٹے تازے گھوڑے رتھ میں جتے ہوئے تھے۔

ماریا بھی رتھ کے ساتھ رتھ پر سوار تھی۔ گھوڑوں نے شیر کی بو پاتے ہی زور سے ہنہنانا شروع کر دیا۔ ادھر ہاتھی سنگھ کے کان کھڑے ہوئے کہ گھوڑے درندے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کی بو پا کر ہنہنا رہے تھے۔ پھر اس سے قبل کہ وہ تیزی سے راج کماری کی طرف آتا۔ شیر نے ایک گھوڑے پر حملہ کر دیا۔ راج کماری جو اتفاق سے ہاتھ میں بھالا پکڑے ہوئے تھی۔ اس نے بھالا شیر پر مارا دونوں کے وار خطا گئے۔ نہ تو شیر ہی ٹھیک سے حملہ کر سکا اور نہ ہی بھالا شیر پر ٹھیک سے لگا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ گھوڑے مزید زور ہو کر ایک طرف بھاگ گئے۔

راج کماری اچھی گھوڑ سوار تھی لیکن گھوڑے ڈر کر بدک چکے تھے۔ اور ہوا سے باتیں کر رہے تھے۔ جس کی وجہ سے کئی بار پتھروں سے ٹکرا کر الٹتے الٹتے بچی تھی کئی بار راج کماری کا جسم ماریا کے جسم سے چھو گیا تھا لیکن اس وقت اسے اپنی ہوش ہی کہاں تھی۔ وہ گھوڑوں کو قابو کرنے کی کوشش کر رہی تھی پھر دوسرے سواروں کو حرکت میں آتا دیکھ کر شیر ڈھاڑنے لگا۔ اور بھٹ سے نکل کر جنگل میں گھس گیا جس کی آواز سن کر گھوڑے اور بے قابو ہو گئے۔

ماریا کو یہ سب بہت اچھا لگ رہا تھا۔ لیکن ڈر کی وجہ سے راج کماری کا بدن پسینے میں ڈوبا ہوا تھا گھوڑے تھے کہ قابو میں ہی نہیں آتے تھے وہ شکار گاہ سے بہت دور نکل آئے تھے۔

راج کماری نے مدد کے لئے پیچھے مڑ کر دیکھا اس کے ساتھیوں کا دور تک پتہ نہ تھا۔ پھر اچانک ہی ماریا نے ناگ کی بو محسوس کی سامنے سے ایک نوجوان تانگے پر چلا آ رہا تھا۔ اور ماریا نے پہچان لیا یہ اس کا پیارا بھائی ناگ تھا۔

راج کماری نے جو اسے دیکھا تو مدد کے لئے پکارا اسی وقت ناگ نے بھی ماریا کی بو محسوس کر لی تھی پھر اس نے سرپٹ بھاگتے ہوئے گھوڑے کے برابر اپنا گھوڑا کیا اور کافی بھاگ دوڑ کے بعد وہ اپنے گھوڑے سے کود کر ان چاروں گھوڑوں میں سے ایک پر جا بیٹھا۔ ناگ کی بو پا کر گھوڑے اور بدک گئے لیکن ناگ نے ان کی لگامیں کھینچ کر ان کی گردنیں ان کی کمروں سے لگا دیں اور وہ ٹھوکر کھا کر گر پڑے۔

تو خریت ہوئی قریب ہی ایک گڑھے میں بارش کا پانی جمع تھا اور راج کماری جھٹکے سے اس میں جا گری اور اسے چوٹ تک نہ آئی۔

ماریا آرام سے اتر کر نیچے اتر گئی تھی اور اب قریب ہی کھڑی تھی۔ اور ناگ سے بات کرنے کے لئے بے چین تھی۔ مگر راج کماری بالکل ہوش میں تھی۔ اور ایسے میں ناگ سے بات کر کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

وہ اسے ہراساں نہ کرنا چاہتی تھی۔ آخر ناگ نے راجکماری کو گھوڑے پر سے نکالا۔ راج کماری نے اس کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ میرا لباس بھیگ گیا ہے میں ذرا درخت کی آڑ میں اسے نچوڑ لوں۔ آپ مہربانی کر کے میری رتھ کو سیدھا کر دیں۔

ناگ نے کہا رتھ تو اب بیکار ہے ایک تو گھوڑے ساز توڑا کر بھاگ گئے ہیں دوسرے اس کا پہیہ ٹوٹ گیا ہے۔

راج کماری پریشان ہو گئی۔

ناگ نے کہا آپ فکر نہ کریں پہلے سردی سے اپنے آپ کو بچائیں گیلے کپڑے نچوڑ لیں۔

راج کماری درختوں کی آڑ میں چلی گئی تو ناگ نے کہا مجھے معلوم ہے میری بہن مجھ سے کوئی سوال پوچھنا چاہتی ہے۔ اور مجھے بھی بہن سے کئی سوال کرنا ہیں۔ لیکن یہ کہاں سے ٹپک گئی۔

ماریا نے بتایا یہ راج کماری شکنتلا ہے اس شہر کے راجا کی بیٹی ہے جو سلطان محمود کے خلاف جنگ کی تیاری کر رہا ہے۔ شیر کے شکار کے لئے گھر سے نکلی تھی اور شیر ہی سے ڈر کر گھوڑے اسے یہاں تک لے

آئے ہیں۔

ناگ نے کہا تو پھر مرنے دو اسے یہ اس جہاد کے دشمن کی بیٹی ہے جو اسلام کا نام روشن کرنے والا ہے۔

ماریا نے کہا فی الحال اسے ہمیں محل تک پہنچانا ہے میں چاہتی ہوں اسی بہانے تمہیں راجا کے ہاں ملازمت مل جائے اور اس طرح ہم ساری فوج کی خبریں راجا تک پہنچا سکیں۔

ناگ نے کہا ماریا بہن بعض وقت تم بھی بچوں کی سی باتیں کرنے لگتی ہو۔ یہ جنگ تو پہلے ہو چکی ہو ہم اپنا واپسی کا سفر طے کر رہے ہیں اس کا انجام سلطان محمود کی فتح اور سومناتھ کی تباہی ہے۔

ماریا نے کہا اور بعض وقت ہم بھی عام انسان بن جاتے ہیں۔ آخر ہیں تو انسان ہی۔

ناگ نے کہا تم ٹھیک کہتی ہو کسی طرح ہو سکتا ہے کہ عنبر کا بھی کچھ پتہ چل جائے۔ تم اس کے متعلق کچھ جانتی ہو تو بتاؤ۔

ماریا نے کہا میں؟ تو خود تم دونوں کے لئے پریشان تھی تم مل گئے ہو عنبر بھی ضرور مل جائے گا۔

اتنے میں راج کماری اپنے کپڑے نچوڑ کر آ گئی وہ سردی سے کانپ رہی تھی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

ناگ نے اپنا دو شاخہ اتار کر اس پر ڈال دیا کیوں کہ ان تینوں کو تو سردی لگ ہی نہ رہی تھی۔ جسموں پر جراثیم ان پر نظر انداز ہو گئے ہی نہ تھے۔

ناگ نے کہا شہزادی صاحبہ آپ میرے ساتھ گھوڑے پر بیٹھ جائیں میں آپ کو محل تک پہنچا دیتا ہوں۔

پہلے تو شہزادی ہچکچائی لیکن پھر مجبوری سمجھ کر گھوڑے پر سوار ہو گئی۔

جب کہ ماریا نے گھوڑے کے ساتھ ساتھ اڑنے والے انداز میں دوڑ شروع کر دی۔

رات اندھیرا ہو چکا تھا ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہ دے رہا تھا۔ مگر ناگ اور گھوڑا دونوں کو اندھیرے میں صاف نظر آ رہا تھا۔ جب کہ شکنتلا ڈری ہوئی تھی آخر کافی سفر طے کر کے وہ دوبارہ شکار گاہ تک پہنچ گئے لیکن یہاں آ کر راج کماری کو بڑی مایوسی ہوئی۔ اس کے سب آدمی اس کی تلاش میں نہ جانے کہاں جا چکے تھے۔

راج کماری نے کہا گھوڑا روک دو۔

ناگ نے کہا یہاں ویرانے ہیں۔

راج کماری نے کہا اپنے پتا جی سے کہہ کر آئی تھی کہ شیر کا سر لے کر آؤں گی اور میں شیر کے سر بنا واپس نہیں جا سکتی۔

عنبر اور کالے لباسوں والے

عنبر رات کے اندھیرے میں سفر کرتے ہوئے ایک میدان میں پہنچ گیا۔ یہاں اس قدر اندھیرا تھا کہ ایک فٹ کے فاصلے پر بھی کوئی چیز نظر نہیں آ رہی تھی۔ عنبر اس مقام سے تھوڑے ہی فاصلے پر تھا جہاں سلطانی فوج خیمہ زن تھی۔ باتوں میں پھنسنے کے بعد منذر سے چلتے وقت گھوڑا بیمار ہو گیا تھا لہٰذا مجبوراً اسے اس گھوڑے کو چھوڑ دینا پڑا۔ اور یہ گھوڑا بہت سفر اس نے پیدل ہی طے کرنے کا فیصلہ کر لیا ویسے بھی وہ اگر گھوڑے پر بیٹھ کر سلطان کی فوج کے خیموں میں پہنچتا تو جاسوس سمجھ کر گرفتار کر لیا جاتا۔ وہ سلطان تک پہنچنے کی ترکیبیں سوچتا چلا جا رہا تھا۔ اس نے دیکھا کالے گھوڑوں پر کالے کپڑے پہنے ہوئے کچھ سوار اس کے قریب سے گزرے وہ جلد ہی درخت کی آڑ میں ہو گیا۔

عنبر سمجھا شاید ڈاکو ہیں حیرت کی بات یہ تھی کہ گھوڑوں کے سموں کی آواز زمین پر پڑنے کے بعد بھی نہیں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

رہتا تھی۔ عنبر کا ماتھا ٹھنکا۔ یہ کیا ماجرا ہے شاید ان لوگوں نے گھوڑوں کی آنکھوں پر غلاف چڑھا رکھے تھے۔ ہر گھوڑے پر دو دو آدمی سوار تھے۔

جوں ہی ایک گھوڑا عنبر کے قریب سے گزرا۔ پیچھے بیٹھے ہوئے سوار کی پگڑی ہوا سے درخت سے الگ ہو کر گر گئی اور وہ پگڑی سنبھالتے ہوئے گھوڑے سے کود گیا اگلے بیٹھے ہوئے سوار نے سرگوشی کی۔

رام نارائن کیا ہوا۔

رام نارائن نے سرگوشی کی میری پگڑی درخت سے الجھ کر گر گئی ہے۔

اوپر بیٹھے ہوئے سوار نے کہا یہ تم میں بہت بری عادت ہے شکار کے وقت ہی تمہارا کچھ نہ کچھ کھو جاتا ہے جاؤ نہیں ایک منٹ کی دیر بھی دشمن کو چوکنا کر دے گی۔

رام نارائن نے کہا مگر کی کوئی بات نہیں بھی تو پیچھے آنے والوں کا بھی انتظار کرنا ہے گھرا چاروں طرف سے پڑ رہا ہے جب تک ساری فوج اکٹھی نہیں ہو جاتی اور نہیں تو کی آواز میں اشارہ نہیں ہو جاتا ہم کوئی قدم بھی نہیں اٹھا سکتے۔

دوسرے سوار نے کہا اپنا منہ بند رکھو۔

عنبر کچھ گیا کالے لباسوں میں گھوڑوں کے منہ بھی

غلاف چڑھائے اور کالے گھوڑوں پر سوار یہ ہندو فوج ہے جو سلطان کی سپاہ پر شب خون مارنا چاہتی ہے اور اگر یہ سلطان کی سپاہ پر شب خون مارنا چاہتی ہے اور اگر یہ بروقت یہ اطلاع سلطان تک نہ پہنچی۔ تو اسلامی فوج کا کافی نقصان بھی ہو سکتا ہے جب تک پیرے پر کھڑے سپاہی فوج کو اطلاع کریں گے۔ یہ کافر ہوں کی طرح انہیں کاٹ کر رکھ دیں گے ایک منٹ کی بھی تاخیر کئے بغیر عنبر نے اپنی مخصوص طاقت کو کام میں لا کر پیڑوں کے بیچ اندھیرے میں بھاگنا شروع کر دیا اور جلدی جلدی سلطان کے خیموں تک پہنچنے کے لئے اس نے اپنی پوری طاقت صرف کر دی۔ آسمان سیاہ تھا کوئی ستارہ بھی نہیں چمک رہا تھا اور اندھیرے سے عنبر بھی فائدہ اٹھا رہا تھا۔ اس کی خوشی کی انتہا نہ رہی جب اسے دور سے سلطان کے خیموں کی جلتی مشعلیں نظر آئیں۔

یہ رات کا پہلا پہر تھا اس لئے شب خون مارنے والے اپنی طاقت کو پھیلا کر چاروں طرف سے حملہ کرنا چاہتے تھے۔ اس کے کافی وقت درکار تھا۔ تھوڑے تھوڑے فاصلے پر ایسے سپاہی موجود تھے۔ جو الو کی آواز سن کر خود ویسی ہی آواز سے دوسروں کو آگاہ کریں اور اس طرح انہوں نے بے پاؤں بالکل خیموں کے قریب پہنچ کر حملہ کر دینا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنبر جب سلطان کی فوجی چھاؤنی کے قریب پہنچا تو
اسے فوراً ہی گرفتار کر لیا گیا اور اسے جاسوس سمجھ کر فوراً
ایک آفیسر کے سامنے پیش کر دیا گیا۔

اس آفیسر نے کہا میں جاسوس ضرور ہوں لیکن کافروں کی
فوج کا نہیں مسلمانوں کی فوج کا کیوں کہ خدا کے فضل و کرم
سے میں مسلمان ہوں میرے پاس ایک ایسی اطلاع ہے
جو ابھی اور اسی وقت سلطان معظم تک پہنچانا ضروری ہے۔
اگر ذرا بھی تاخیر ہو گئی تو ساری ذمہ داری آپ پر ہو
گی۔

آفیسر نے کہا تم یہیں ٹھہرو اور سپاہیوں کی حفاظت میں
عنبر کو چھوڑ کر خود سلطانی سپہ سالار کے پاس حاضر ہو کر سارا
ماجرہ کہہ سنایا اب عنبر کی طلبی سپہ سالار کے پاس ہوئی اور
سپہ سالار نے پوچھا۔

وہ کیا اطلاع ہے ہمیں بتاؤ۔

لیکن عنبر نے صاف انکار کر دیا۔ اور کہا

وہ صرف سلطان معظم کے حضور ہی بیان کرے گا۔ وقت بہت
کم ہے مجھے سلطان معظم کے پاس پہنچا دیا جائے

سپہ سالار کو مجبوراً سلطان معظم کے مشیر خاص سے رابطہ
قائم کرنا پڑا۔ اور مشیر خاص نے عنبر سے یہی سوال کیا۔

نوجوان تم وہ اطلاع ہمیں بھی دے سکتے ہو کیا ہماری وفاداری
پر تمہیں شبہ ہے۔

عنبر نے کہا نعوذ باللہ یہ بات نہیں ہے میں جو کچھ
عرض کروں گا آپ کی موجودگی میں سلطان معظم سے کروں گا
جہاں بانی فرما کر جلدی کریں تاخیر نقصان دہ ثابت ہو گی۔

مشیر خاص فوراً عنبر کی صداقت کا یقین کرتے ہوئے
اسے سلطان محمود کی بارگاہ میں لے کر حاضر ہوا اور اپنا
کہ ایک شخص کو جنگ کے بارے میں کوئی خاص اطلاع دینا
ہے اور وہ صرف حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر بیان
کرنا چاہتا ہے۔

سلطان ابھی ابھی عشاء کی نماز کے بعد درود شریف پڑھ
کر فارغ ہوا تھا۔ فوراً عنبر کی طلبی ہو گئی۔

عنبر نے اس سلطانی کمرے میں داخل ہو کر دیکھا انتہائی
سادہ جس میں نہ کوئی بادشاہوں والی آرائش تھی اگر کوئی
سجاوٹ تھی تو وہ نہایت عمدہ قسم کے جنگی ہتھیار تھے۔
جن کی آرائش اور زیبائش کی گئی تھی۔ سلطان زمین پر بچھے
ہوئے ایک قالین پہ گاؤ تکیے کے سہارے بیٹھے تھے پاس
ہی تسبیح پڑی تھی۔ جسے پڑھ کر ابھی ابھی وہ فارغ
ہوئے تھے۔ ان کے چہرے پر ایسا جلال تھا کہ عنبر جیسا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

بڈھ شخص بھی آنکھ ملا کر ان سے بات کرنے کی جرأت اپنے اندر نہ پا رہا تھا۔ تب عنبر نے سلطان کو سارا ماجرہ کہہ سنایا کہ کس طرح دشمن کی فوج شب خون مارنے کے لیے تیار ہے۔

سلطان نے عنبر کے چہرے کی صداقت سے سب کچھ پڑھ لیا تھا۔

سپہ سالار اور میسر خاص پہلے ہی موجود تھے۔ سلطان نے سپہ سالار کو حکم دیا

ایک چوتھائی فوج کو بیدار کر کے اس طرح ایک سمت روانہ کر دو جیسے وہ سپاہ واپس جا رہی ہے۔ اور جس طرح دشمن نے چاروں طرف سے ہمیں گھیرا ڈالنے کی کوشش کی ہے یہ سپاہ ان کے گرد گھیرا ڈال دے۔

دوسرا ایک چوتھائی فوج کو حکم دیں کہ بالکل اپنے خیموں میں اس طرح تیار رہیں کہ دشمن کو ان کی تیاری اور بیداری کا علم نہ ہو سکے۔ اور پھر عنبر کے بتائے ہوئے خفیہ اشارے اور کی آواز کے ساتھ اپنے ہتھیار سنبھال لیں۔ جیسے ہی دشمن شب خون مارنے کے لیے آگے بڑھے اندر کی تیار فوج اس سے مقابلہ کرے اور باہر والی فوج اس کو اپنے گھیرے میں لے لے خبر دار دشمن کا ایک

سپاہی بھی واپس نہیں جانا چاہیے۔

سپہ سالار اور میسر خاص حکم ملتے ہی تیاری کے لیے ہو گئے۔

سلطان نے عنبر سے کہا تم کون ہو نوجوان کیا اسی ملک سے تعلق رکھنے والے ہو۔

تب عنبر نے کہا سلطان معظم! میں خدا کے فضل و کرم سے مسلمان ہوں۔ اس کفر کی دنیا کو جہاں دیوی دیوتاؤں کی حکومت ہے اس نگاہ سے پاک دیکھنا چاہتا ہوں میں چاہتا ہوں یہاں بھی مسجدوں سے اذان کی آوازیں آئیں مندر کے گھنٹوں کی آوازیں نہیں۔ یہاں بھی اسلامی پرچم ہوا میں لہراتا نظر آئے اور خداوند ذوالجلال کا ذکر ہو اس کی وحدانیت اور حمد و ثنا بیان ہو۔ میرا سینہ جذبہ مسلمی سے سرشار ہے میں بھی اس جہاد میں شرکت کی آرزو لے کر حضور کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔

سلطان نے کہا مرحبا مجھے تم سے مل کر بڑی خوشی ہے نوجوان ہمارے خود بھی خیالات ہیں ہمیں نبی کریمؐ نے خود خواب میں یہ حکم فرمایا ہے۔

اے محمود غزنہ کعبہ سے جن بتوں کو میں نے نیست و نابود کر دیا تھا۔ یہ سومناتھ کا بت بھی یہاں موجود تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

سلطان نے مسکراتے ہوئے کہا تو پھر تیار ہو جاؤ ہم چاہتے ہیں کہ اس جہاد کی ابتداء تم بھی فوج ہی سے شروع کر دو۔

سلطان نے مشیر خاص کو بلا کر جبنر کو ان کے سپرد کرتے ہوئے کہا انہیں ہمارے خاص فوجی دستے میں کسی عہدے پر فائز کر دیں یہ نوجوان اس سے بھی زیادہ سلطانی عنایات کا مستحق ہے۔ انشاء اللہ اس جنگ کے بعد ہم خود اسے اعزازات سے نوازیں گے۔ پھر جبنر بھی مشیر خاص کے ساتھ ہی باہر نکل گیا۔

شب خون مارنے والی جماعت نے ٹھیک رات کے دوسرے پہر اُلو کی آواز میں حملہ کا اشارہ دیا کئی جگہ سے الوؤں کی آوازیں آنا شروع ہو گئیں جس سے اسلامی لشکر واقف تھا۔ اور پوری تیاری کے ساتھ بیٹھا تھا۔ پھر چاروں طرف سے اندھیروں سے سیاہ لباسوں میں کافر نکل کر سلطانی چھاؤنی پر حملہ آور ہوئے اس لباس میں وہ یہ ثابت کرنا چاہتے تھے۔ کہ لٹیروں کی کوئی جماعت ہے مابد کی باقاعدہ فوج نہیں۔ جسے سلطان محمود جیسے عاقل بڑی اچھی طرح سمجھ چکے تھے۔ کہ ہندو راجا اس شب خون سے بری الذمہ ہونے کے لیے یہ سب کچھ کر رہا ہے۔

مگر شہاب نے کہا یہ بت کافر لوگ یہاں سے بچا کر لے گئے اور اسے ہندوستان کے اس سندر میں لا بٹھایا جہاں اسے محمود اب اور بھی ان بتوں کو یکے بعد دیگرے ریزہ ریزہ کر دیا تھا۔ برابت یہ سومناتھ کا ہے اسے تو اپنے ہاتھوں تباہ کر دے۔ میں اپنے آقا کے حکم سے جہاد پر آیا ہوں اور انشاء اللہ اسے تباہ کر کے ہی لوٹوں گا۔ تاکہ قیامت کے روز اپنے آقا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی شفاعت کے لیے عرض کر سکوں آقا میں تیرا وہی غلام محمود ہوں۔ جو بت شکن ہے بت فروش جس نے گوارا نہ کی۔

پھر سلطان نے بھی فوجی لباس پہنا اور جبنر کو کہا نوجوان! اب تم اپنی رشتہ داریوں کا ناطہ ہم سے جوڑ لو۔ اور ہمارے خاص فوجی دستے میں شامل ہو جاؤ تاکہ ہم سے قریب رہ سکو۔ مجھے تم سے مل کر بڑی خوشی ہوتی ہے۔

جبنر نے جواباً کہا سلطان معظم گوہر کی قدر جانتے ہیں مجھے آپ اپنا غلام ہی سمجھیں۔ اور بفضل تعالیٰ اس کفر اور اسلام کی جنگ میں یہ غلام آپ کا سایہ بن کر آپ کے ساتھ رہے گا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

پھر سیاہ پوش ۔ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ سپاہ کو وہ غافل سمجھ کر کاٹ پھینکنا چاہتے تھے وہ ہوشیار مع ہتھیاروں کے ان کے مقابلہ میں اتر آئے ۔ پھر قیامت کا رن پڑا دونوں طرف کے بہادر داد شجاعت دیتے ہوئے ایک دوسرے سے نبرد آزما ہو گئے ۔ لیکن اچانک ان کی موت ان کے گرد گھیرا تنگ کرتی ہوئی حملہ آور ہو گئی ۔ اور یہ ایک چوتھائی وہ فوج تھی جسے پہلے ہی سلطان کے حکم سے چھاؤنی سے دور بھیج دیا گیا تھا اور جس نے حملہ کے بعد ہی دشمن کو گھیرے میں لے لینا تھا ۔

سلطان بذات خود اس لڑائی کا منظر دیکھ رہے تھے اور ان کے خاص دستے میں عنبر نے تلوار کے وہ جوہر دکھائے کہ افغان سپاہی اور آفیسر بھی داد دیتے بغیر نہ رہ سکے ۔ وہ جس طرف بھی جاتا دشمن کو گاجر مولی کی طرح کاٹتا ہوا باہر نکل جاتا جب اس کے جسم پر کئی دشمن کی تلواریں ٹوٹ چکی تھیں ۔ اور پھر جلد ہی سلطانی فوج نے ان حملہ آوروں کو جہنم رسید کر دیا ۔ سلطانی چھاؤنی کے چاروں طرف ان کی لاشیں بکھری پڑی تھیں ۔

راج کماری کی ہٹ سے تنگ آ کر ناگ نے اسے

کہا اگر آپ شیر کا سر لے کر ہی واپس جانا چاہتی ہیں تو تیار ہو کر جائیے میں شیر کو ہشکار کر باہر نکالتا ہوں میں شکاری ہوں میں شیرنی کی آواز نکال کر شیر کو پکاروں گا ۔ شیر جب باہر آئے گا ۔ تو آپ اس کا شکار کر لیں ۔

ساریا بھی ناگ کے پاس ہی کھڑی تھی ۔ راج کماری نیزے اور ڈھال کے ساتھ شیر کے جھٹ کے قریب آ گئی ۔

دوسری طرف ناگ نے ساریا سے کہا ذرا خیال رکھنا اس ضدی لڑکی کا ۔ میں شیرنی کی آواز میں شیر کو باہر بلا رہا ہوں ایسا نہ ہو شیر باہر آئے اور یہ اس کا خود ہی شکار ہو جائے ۔

ساریا نے ہنستے ہوئے کہا ناگ راج ہٹ تو تم نے سن ہی رکھا ہے ۔ تم فکر نہ کرو میں اس کے قریب ہی رہوں گی ۔

پھر ناگ نے شیر کے جھٹ کے قریب ہی جا کر شیرنی کی آواز میں شیر کو پکارا جواب میں شیر کی دھاڑ بھی سنائی دی ۔ اور شیر جست لگا کر اپنی سادہ کی آواز پر باہر آیا ۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

راج کماری کا گھوڑا پھر بدکا اور شیر چوکنا ہو کر اس پر حملہ آور ہوا۔

گھوڑا راج کماری کو گراتے ہوئے بھاگ نکلا پھر اس سے پیشتر کہ شیر راج کماری کو اپنی خوراک بنا لے ماریا اور ناگ نے اسے اپنے نیزوں سے ہلاک کر دیا اور پھر اس کا سر کاٹ لیا۔

ناگ راج کماری کو ہوش میں لانے لگا اور ماریا سے کہا۔

تم اڑتی ہوئی جاؤ اور گھوڑے کو پکڑ لاؤ اس کے بغیر یہ سفر کیسے طے ہو گا۔ میں تو اڑ کر چلا جاؤں گا تم بھی تھوڑا بہت میرا ساتھ دے سکتی ہو لیکن یہ راج کماری صاحبہ کا کیا ہو گا۔

ماریا نے ہنستے ہوئے کہا بڑی بہادر ہے ناگ بھائی یہ راج کماری شیر کی دھاڑ سنتے ہی نیزہ ہاتھ سے گر گیا اور گھوڑا پیچھے گرا کر بھاگ گیا۔

ناگ نے بھی قہقہہ لگایا اور ماریا اڑتی ہوئی گھوڑے کی تلاش میں چلی گئی۔

ناگ نے ندی سے پانی لا کر اس کے چھینٹے راج کماری کے منہ پر مارے۔ راج کماری کو ہوش آ گیا اور وہ اٹھ

کر بیٹھ گئی۔

ناگ نے کہا آپ نے جس کو دیا شیر آپ کے سامنے تھا اور آپ بھاگے اس پر وار کرتیں اگر اس کا خیال ہو گیتیں وہ تو اچھا ہوا میں زیادہ دور نہیں تھا۔ اور میرے پاس بھی نیزہ موجود تھا۔ ورنہ شیر آپ پر حملہ کر چکا تھا

راج کماری شرمندہ سی نظریں نیچے کئے بیٹھی رہی تب ناگ نے شیر کا کٹا ہوا سر پیش کرتے ہوئے کہا میرے علاوہ یہ کسی کو علم نہیں کہ شیر کا شکار آپ نے نہیں کیا یہ سر آپ کی خدمت میں تحفہ کے طور پر پیش کرتا ہوں۔ اسے ہمراہ لے کر آپ اپنے پتا جی کے پاس جا سکتی ہیں۔

راج کماری نے شکیبائی ہو کر کہا ہم آپ کی اس خدمت کا منہ مانگا انعام دیں گے۔

ناگ نے کہا راج کماری صاحب میرے لئے یہ بہت بڑا انعام ہے کہ میں آپ کے کسی کام آ گیا اور آپ کی عزت رہ گئی۔ اسی وقت راج کماری اور ناگ نے دیکھا کہ گھوڑا خود بخود ان کی طرف آ رہا ہے۔

راج کماری بڑی حیران ہوئی لیکن ناگ کو تو ماریا کی خوشبو آ رہی تھی۔ کہ گھوڑا ماریا لے کر آ رہی ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

لہٰذا اس نے کہا۔

جہاں تک مجھ راج کماری صاحبہ بڑا اصیل جانور ہے اور شکار کے لئے تربیت یافتہ ہے۔

ناگ ایک دفعہ پھر گھوڑے پر سوار ہوا۔ ساتھ رانجھا کو بٹھایا اور محل کی طرف روانہ ہوئے جبکہ ماریا ساتھ اڑتی جا رہی تھی۔

راجا کو جب محل میں علم ہوا کہ رتھ کے گھوڑے اچانک شیر کے حملے سے بدک کر راج کماری کو لے کر بھاگ گئے ہیں اور باوجود ساتھیوں کی تلاش کے راج کماری کا کوئی پتہ نہیں چلا۔ تو وہ خود سو چند سواروں کے محل سے روانہ ہو گیا۔

ایک ہی بیٹی تھی اور وہ اسے دیوانہ وار چاہتا تھا لہٰذا اس سے صبر نہ ہوا اور سو چندانی کے رتھ میں سوار ہو کر محل سے روانہ ہوا۔ تھوڑی ہی دور آنے کے بعد راجا اور رانی کو راج کماری ایک اجنبی کے ساتھ گھوڑے پر سوار شیر کا سر لئے آتی نظر آئی۔ وہ تیزی سے بیٹی کے پاس پہنچ گیا۔

راج کماری نے بھی انہیں دیکھ لیا تھا اور وہ گھوڑے سے کود کر باپ کی طرف بھاگی اور ماں باپ سے لپٹ

گئی۔ دونوں نے اس کی پیشانی کو چوما اور راج کماری نے بڑے فخر کے ساتھ شیر کا سر پیش کرتے ہوئے کہا۔ یہی ہے وہ خونخوار سر جس نے اچانک حملہ آور ہو کر ہماری رتھ کے گھوڑوں کو ہراساں کر دیا پھر ناگ کا تعارف کراتے ہوئے راج کماری نے کہا

پتا جی! یہ ہیں وہ نوجوان جنہوں نے رتھ کے منہ زور گھوڑوں کو قابو کرتے ہوئے رتھ کا پہیہ ٹوٹ جانے کے بعد مجھے بچا لیا۔

راجا نے ناگ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا

نوجوان! ہم تمہیں منہ مانگا انعام دیں گے۔ ہمارے ساتھ ہی ہمارے محل میں آؤ۔

اور پھر جب راجا رانی اور راج کماری محل میں داخل ہوا تو انہیں خبر ملی شب خون مارنے والی فوج کا ایک بھی سپاہی واپس لوٹ کر نہیں آیا۔

راجا بے حد پریشان ہوا۔

اور پھر ماریا کے کہنے پر ناگ نے راجا سے فوج میں خاص عہدے پر ملازمت حاصل کر لی۔ کیوں کہ راجا کو بہادر سپاہیوں کی ضرورت تھی اور ناگ اور ماریا چاہتے تھے کہ پہلے ملازمت کر کے تمام فوجی راز سلطان تک پہنچائے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

جاتیں اور یہ جاسوسی کا کام ماریا نے اپنے ذمہ لے لیا تھا راجا نے ناگ کو اپنی سپاہ سالار کا نائب مقرر کر دیا تھا۔ اب وہ اپنے فوجی آفیسروں اور رہا پنڈت جی سے جنگ کے متعلق اہم صلاح مشورے کر رہا تھا۔ پھر اس نے کہا۔

پنڈت جی ہمارے اس حربے کا کیا انجام ہوا۔

پنڈت نے سمجھتے ہوئے کہا

مہاراج! وشن کنیا سلطان تک پہنچا دی گئی ہے بھیجے اپنے پیغام بھیج چکا ہے۔

راجا نے کہا ٹھیک ہے دشمن پر ہر طرف سے حملہ کرنا چاہیئے۔

دوسری صبح جب عنبر سلطان کے سلام کے لئے حاضر ہوا۔ تو سلطان کے نیچے میں وشن کنیا کو دیکھ کر حیران رہ گیا وہ واپس جانا ہی چاہتا تھا کہ سلطان نے اسے بلا لیا۔

واپس کیوں جا رہے ہو۔

عنبر شاید اپنے سلطان کے نیچے میں کسی لڑکی کو دیکھ کر اپنے سلطان کے کردار سے مشکوک ہو گئے تھے۔

عنبر نے سر جھکا کر کہا جی نہیں سلطان معظم بھلا غلام کی یہ مجال کہاں کہ سلطان کے کسی۔۔۔۔۔۔۔

سلطان نے بات کاٹتے ہوئے کہا۔

عنبر تم سلطان سپاہی ہو اور اپنے امیر کے ہر قول و فعل پر اعتراض کرنے کا حق تمہیں اسلام نے دیا ہے۔ جب میرے خاوند حضرت اعظم رضؓ اور شیر خدا علی مرتضیٰ رضؓ جیسے جلیل القدر خلیفوں پر بھی سر محفل اعتراض کر دیا کرتے تھے تو تم جو ناچیز غلام کی حیثیت رکھتے ہو ان کے سامنے پھر لڑکی کی طرف دیکھ کر کہا۔

لڑکی تم جا سکتی ہو۔

لڑکی نے ایک نظر عنبر پر نخوت سے ڈالی اور واپس چلی گئی۔

تب سلطان نے کہا۔ ہم خود حیران ہیں یہ کنیز کل ہی کسی نے تحفہ کے طور پر ہماری ملکہ کو پیش کی ہے اور ہماری ملکہ کی اس بات پر حیرانی ہے کہ باوجود ہماری عادت سے واقف ہوتے ہوئے یہ سوغاتی بھلا انہوں نے اپنی بہن کے آگے اس کنیز کے اقصوں کیوں بھیجے ہیں ہم اس لڑکی کا دل توڑنا نہیں چاہتے تھے اس لئے پھول قبول کر لئے۔ لیکن ہم ملکہ سے ضرور باز پرس کریں گے۔

عنبر نے اطمینان کا سانس لیتے ہوئے کہا خدا معظم کی عمر دراز کرے اور ہر آفت اور بلا سے محفوظ رکھے۔

سلطان نے عنبر کی طرف حیرانی سے دیکھتے ہوئے کہا۔ بلا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

اور آفت سے مراد یہ لڑکی ہے شاید۔ وجوان میں تمہاری وفاداری پر بھروسہ ہے تم کچھ کہنا چاہتے ہو کہ ڈر حق کی بات بھی تو سر دار بھی کہہ دینی چاہیئے۔

تب عنبر نے چاروں طرف دیکھ لینے کے بعد یہ اطمینان کرتے ہوئے کہ کوئی سن تو نہیں رہا ہے، سلطان کے قریب آ کر کہا۔

سلطان نے کہا یہ وش کنیا ہے

سلطان نے سرگوشی میں دہرایا وش کنیا سے کیا مراد ہے

عنبر نے عرض کی یہ بچپن سے سانپوں کے جھوٹے دودھ پر ایسے ہی کاموں کے لئے پالی جانے والی لڑکیوں میں سے ایک ہے اس کے جسم میں خون نہیں زہر ہے اس کا ہاتھ کسی چیز سے چھو جائے تو وہ چیز زہریلی ہو جاتی ہے۔

سلطان نے کہا لیکن تم یہ یقین سے کیسے کہہ سکتے ہو کیا اس کا ثبوت ہے تمہارے پاس۔

عنبر نے کہا سلطان معظم خود تجربہ کر لیں اس کا جھوٹا دودھ کسی جانور کو پلا کر دیکھ لیں حقیقت خود ہی واضح ہو جائے گی۔

سلطان نے حیرت سے کہا ہم ضرور تجربہ کریں گے لیکن

اس بات کا تمہیں کیسے علم ہے۔

پھر عنبر نے تمام روداد سلطان کو سنا دی

سلطان فکر مند ہو گئے اور عنبر سے کہا تم جاؤ ہمیں ملکہ کو بھی اس آفت سے آگاہ کرنا ہے کہیں دھوکے میں وہ اس کا شکار نہ ہو جائیں۔

سلطان نے فوراً اس لڑکی کی گرفتاری کا حکم صادر کر دیا اور اپنی ملکہ کو بھی اس حقیقت سے آگاہ کر دیا لیکن ملکہ یہ بات ماننے کو تیار نہ تھیں اور انہوں نے سلطان سے کنیز کی گرفتاری پر گلہ بھی کیا۔

تب سلطان نے حکم دیا کہ لڑکی کو پیش کیا جائے۔

سلطان نے ملکہ کو کہا اپنے ہاتھوں سے اپنی کنیز کو دودھ پلاؤ۔

ملکہ نے بھرا ہوا جگ کنیز کو دیتے ہوئے کہا گل بدن اسے پی جاؤ۔

لڑکی سہمی ہوئی تھی پہلے تو اس نے انکار کیا لیکن ملکہ کو اپنی حمایت پر دیکھ کر رونے لگی۔

ملکہ نے پیار سے کہا پی جاؤ ہمیں علم ہے تم بھوکی ہو ہم نے خود سلطان معظم سے تمہاری گرفتاری پر احتجاج کیا ہے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

کینز کو ڈھارس بندھی اور اس نے ملکہ کی خوشی کے لیے جگ میں سے آدھا دودھ پی لیا۔

سلطان کے حکم پر سپاہی اسے دوبارہ لے گئے۔

تب سلطان نے کہا ملکہ اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرلیں۔ ایک کتا پکڑوا کے منگوایا گیا تھا پیش ہوا اور سلطان نے اپنے ہاتھوں سے ملکہ کے سامنے وہ دودھ کتے کے آگے رکھ دیا۔ کتے نے دودھ پی لیا اور پھر فوراً ہی زہر نے اسے ختم کر دیا۔ اب ساری بات سلطان نے ملکہ کو بتا دی کہ کس طرح دشمن نے یہ اوچھا ہتھیار ہم پر استعمال کرنے کے لیے ہمارے پاس بھیجا تھا۔

ملکہ نے خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے فوراً صدقہ دینے کا حکم صادر کیا اور سلطان سے معافی مانگی کہ انہوں نے پہلی مرتبہ سلطان سے اجازت لیے بغیر اس کینز کو قبول کر لیا۔

سلطان نے فوراً حکم دیا اس امیر کو بھی تلاش کیا جائے جو یہ تحفہ لے کر آیا تھا اور پھر دونوں کو قتل کر دیا جائے سلطان فوراً اپنے خیمے میں چلے آئے اور اپنے آفیسروں کا اجلاس طلب کر لیا۔

پھر کیا ہوا، جاننے کے لیے قسط نمبر ۴۵
"ماریا سونے کی مورتی بن گئی" پڑھیے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



ٹارزن

کے کارنامے

	مقصوٹ آیاز	قیمت ۶/-
• ٹارزن اور آدم خور شیلاکو	=	
• ٹارزن اور سیاہ سایہ	=	
• ٹارزن اور بلیک ڈیول	=	
• ٹارزن جادو نگری میں	=	
• ٹارزن اور بھوت شہزادی	=	
• ٹارزن اور موت کا سفر	=	
• ٹارزن اور موت کے مسخرے	=	
• ٹارزن اور روحوں کا شہر	=	
• جہنم کی مخلوق اور ٹارزن	=	
• جادو کا مجسمہ اور ٹارزن	=	
• قبر کا جن اور ٹارزن	=	
• ٹارزن پنجرے میں	=	
• ٹارزن اور کٹہ بڑی بلا	=	
• ٹارزن اور بن مانس قوم	=	
• ٹارزن اور پراسرار اقرابوس	= (خاص نمبر)	۸/-
• ٹارزن اور خونی بھیڑیا	= (خاص نمبر)	۶/-
• ٹارزن اور شیطان کے چیلے	=	۸/-
• مہاناگ دیوتا اور ٹارزن	=	
• آدم خور دیوتا اور ٹارزن	=	
• ٹارزن اور آتشی مخلوق	=	
• ٹارزن اور بدروحوں کی ملکہ	=	
• ٹارزن اور خوابوں کا جزیرہ	=	
• ٹارزن اور لاھوتا کی لاش	=	
• ٹارزن اور سمندری بلا	=	
• ٹارزن اور صدیوں کا آدمی	=	

نیا مکتبہ اقرا، ۱۴۔ بی شاہ عالم مارکیٹ لاہور ۸

www.pdfbooksfree.pk